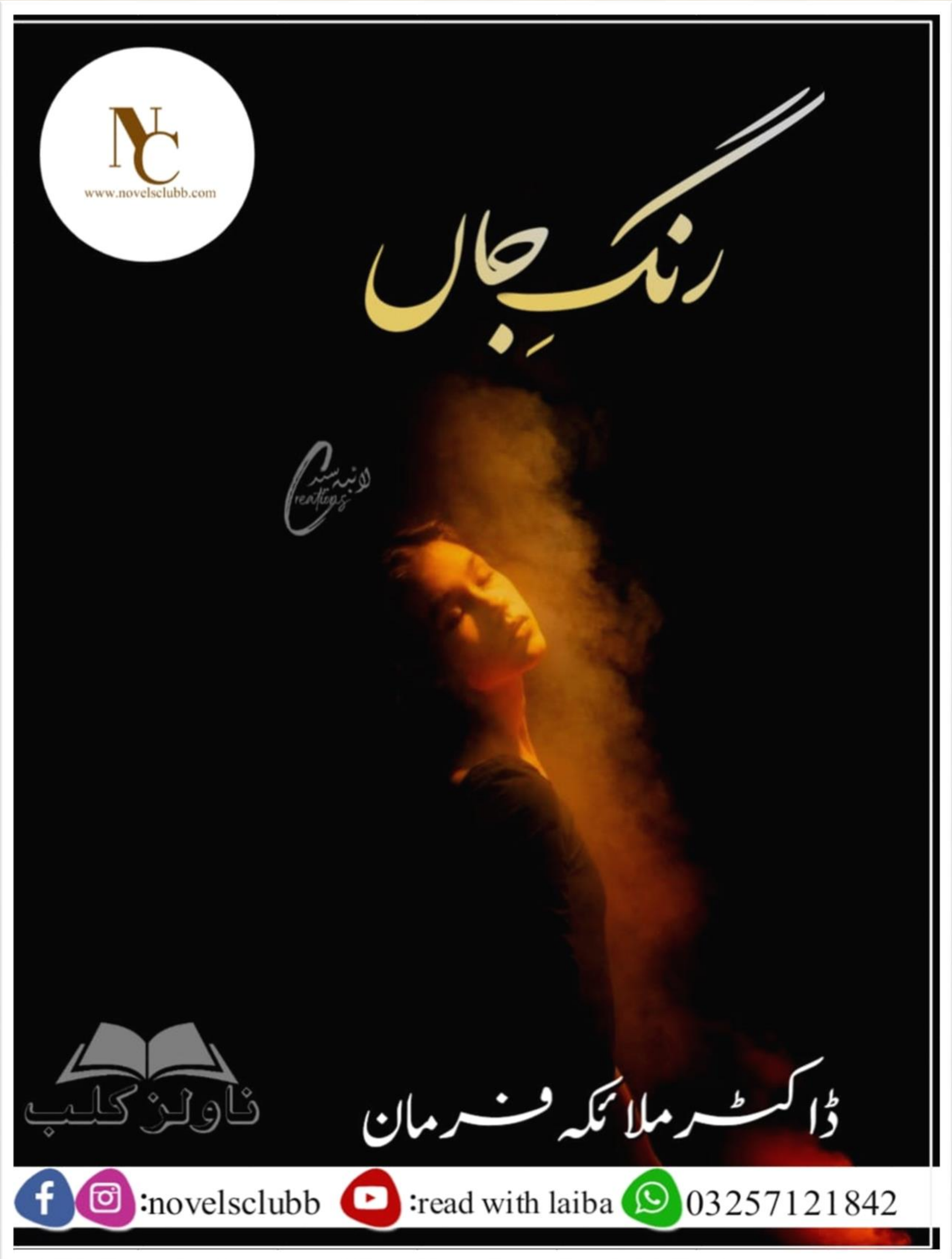

www.novelsclubb.com
رنگِ جاں
ناولز کلب
ڈاکٹر ملائکہ فرمان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

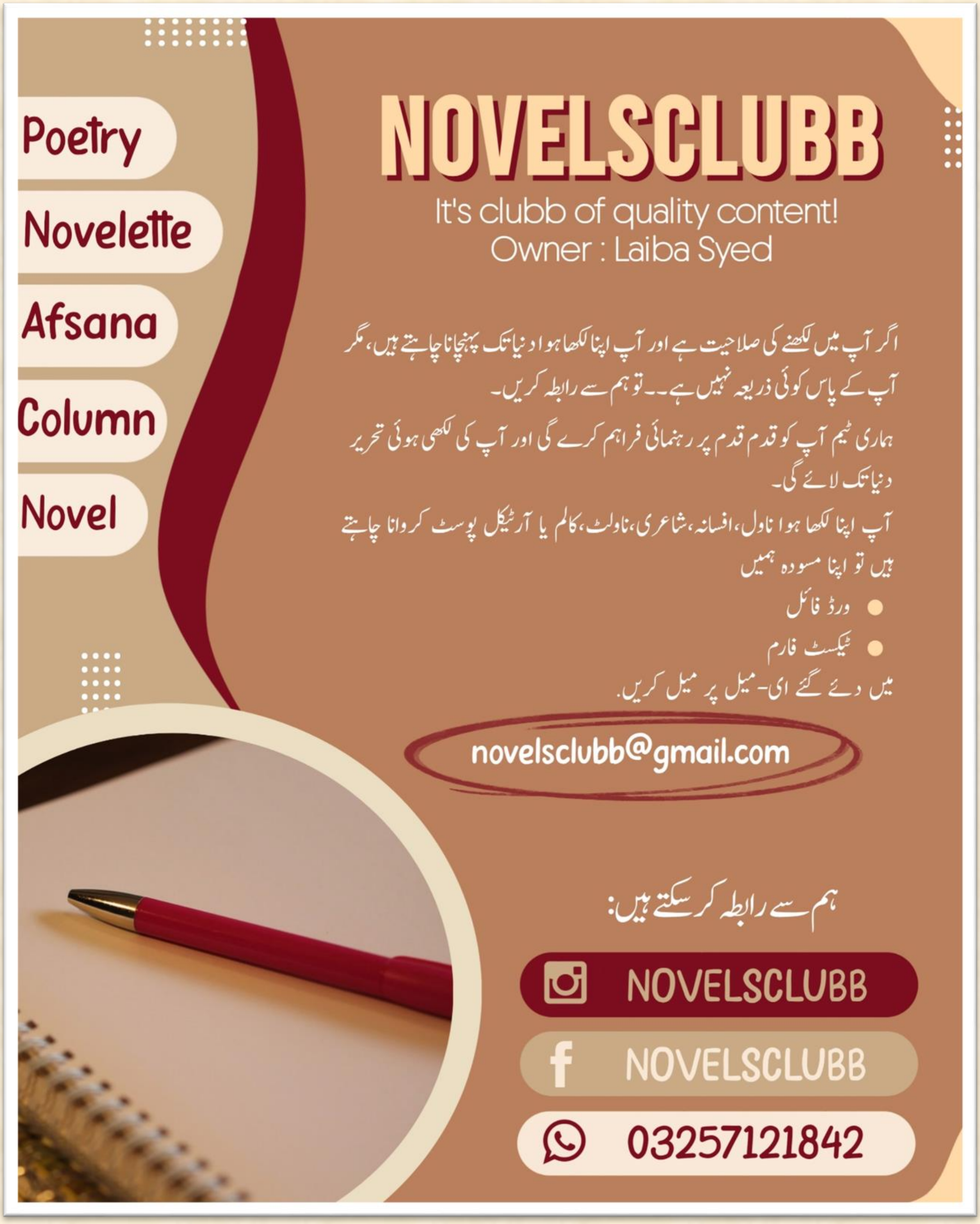

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگِ جاں

از قلم

ملائکہ فرمان

Clubb of Quality Content!

"جب اللہ کو اپنے بندے سے محبت ہوتی ہے تو وہ اسے دنیا کی محبت سے آزمانا شروع کر دیتا ہے تاکہ وہ صرف اللہ کا ہو جائے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دل شکستہ تھا مگر وہ لمحہ نور بن گیا

جو بچھڑ کے گِرا وہی رب سے قریب ہو گیا

عشقِ فانی میں جو راکھ سا ہو چلا تھا دل

حق کی چنگاری لگی اور طور بن گیا

ٹوٹ کر بکھرا تو ہر ذرا پکارنے لگا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہی خامشی تھی اب صبح سرور بن گیا

جب ہر آس کا دامن خاک میں مل گیا

تب ہی رب ملا، اور زخم حور بن گیا

جو فنا میں تھا وہی باقی رہا آخر

ظرف ٹوٹا، اور دل مسجودِ در بن گیا

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ مسلسل شیشہ کے آگے کھڑی تھی۔بار بار وہ اپنے آپکو اتنی باریکی سے دیکھ رہی تھی جیسے کہ وہ اپنے چہرے پہ کچھ تلاش کر رہی تھی۔

بی جان! کیا میں خوبصورت نہیں ہوں؟۔اس نے شیشہ پر نظر جمائے اپنے پاس بیٹھی ہوئی بی جان سے پوچھا جو عشاء کی نماز پڑھ کے تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں۔

رات کے اس پہر تم مجھ سے یہ کیسے سوال کر رہی ہو،رابیل۔بی جان نے اسے دیکھ کر کہا۔

بی جان بتائیں نہ۔

"کیا میں خوبصورت نہیں ہوں۔ کیا میں ان لڑکیوں جتنی خوبصورت نہیں جن کے لیے لوگ دل ہتھیلی پر رکھ کہ پھرتے ہیں۔ جن کو ہمیشہ ان کی خوبصورتی کی داد دی جاتی ہے۔ کیا میں اتنی حسین نہیں ہوں"۔وہ نم آنکھوں سے بول رہی تھی۔

ادھر آو میرے پاس رابیل۔بی جان نے رابیل کو اپنے پاس بیڈ پر بیٹھنے کا کہا۔

رابیل میری بچی تم بہت خوبصورت ہو۔اتنی کہ کوئی تمہارے لیے دل ہتھیلی پر رکھ کہ پھر بھی سکتا ہے اور کوئی تمہارے لیے پوری دنیا جیت بھی سکتا ہے۔

یہ آپ مجھے تسلی دینے کے لیے کہہ رہی ہیں نہ۔وہ بی جان کی گود میں سر رکھ کے نم آنکھوں سے بولی۔بی جان مجھے لگتا تھا کہ "ہر وہ انسان خوبصورت ہے جسکے پاس دیکھنے کے لیے بلکل ٹھیک دو آنکھیں ہوں۔ناک کان۔اور ایک مکمل چہرہ ہو۔اور سب سے بڑھ کر جس کے پاس ان سب کی قدر کرنے والا دل ہو۔جو محسوس کر سکتا ہو ہر درد ہر احساس"۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"رابیل دل کی خوبصورتی چہرہ کی خوبصورتی سے کہیں زیادہ بڑھ کے ہوتی ہے"میری بچی۔یہ چہرہ یہ نین نقش ایک وقت آئے گا سب ماند پڑ جائیگا۔آنکھوں میں پہلے جیسی بصارت نہیں رہے گی۔کانوں سے ٹھیک سے سنائی نہیں دیگا۔بولتے ہوئے زبان لڑکھڑائے گی۔یہ سب عمر کے ایک مخصوص حصے کے بعد ڈھل جائےگا۔تب کیا رہ جائےگا باقی؟؟

بی جان نے اسے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

کیا رہ جائے گا بی جان؟؟۔وہ مسلسل آنکھیں نم کیے بس بی جان کو سن رہی تھی۔

"ایک خوبصورت دل"۔یہ ساری زندگی زندہ رہے گا۔جب تک جسم سے روح نہ نکل جائے۔یہ کبھی بھی ماند نہیں پڑیگا اور "اس خوبصورت دل کا کوئی نعم والبدل نہیں ہوتا "رابیل۔

تو بی جان پھر لوگ ظاہری خوبصورت کو ہی خوبصورتی کیوں سمجھتے ہیں؟؟ان کے نزدیک بڑی بڑی آنکھیں۔شفاف چہرہ۔سفید رنگ یہ سب کیوں اہم ہوتا ہے۔وہ سر کو گود سے اٹھا کر بی جان کو دیکھ کر بولتی ہے۔

"میری بچی جو انسان اندر سے کھوکھلا اور بناوٹی ہوتا ہے وہ بناوٹ کو ہی پسند کرتا ہے"۔اس کے نزدیک لاکھ خوبصورت دل رکھ دیے جائیں تو وہ پھر بھی خوبصورت چہرے کا ہی انتخاب کریگا۔اس کو اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ انسان دل کا کتنا صاف ہے۔بی جان رابیل کے ہاتھ تھام کر بولیں۔

بی جان یہ چہرہ یہ رنگ روپ سب اللہ نے بنایا ہے پھر ہم کون ہوتے ہیں کسی کو اس کے شکل و صورت اور رنگ سے جج کرنے والے۔ کیا اعلیٰ ظرف لوگ بھی یہی کرتے ہیں بی جان۔

"اعلیٰ ظرف لوگ قابلیت دیکھتے ہیں دل دیکھتے ہیں ان کے نزدیک شکل و صورت اتنے معنی نہیں رکھتی"۔ اور قرآن پاک میں بھی ارشاد ہے کہ

"بیشک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے"

بی جان قرآن پاک کا حوالہ دیتے ہوئے بولتی ہیں۔ رابیل اللہ تعالیٰ بہت بہترین طریقے سے جانتے ہیں کہ کس کو کیسا بنانا ہے کیا رنگ و روپ دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس کی بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مخلوق کو ہم ایسے دھتکار سکتے ہیں محض اس کے رنگ و روپ پر۔ بی جان رابیل کو مسلسل سمجھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

بی جان عورت کی خوبصورتی کیا ہوتی ہے۔ وہ مزید پوچھتی ہے۔

"عورت کی خوبصورتی حیا میں ہے پردے میں ہے اس کی شرافت میں ہے اس کی عاجزی دین داری یہ ہے اس کی اصل خوبصورتی"۔ بی جان اسے مزید سمجھانے کے لیے حدیث کا حوالہ دیتی ہیں۔

" حدیث میں آتا ہے کہ عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس کے مال، حسب و نسب، حسن و جمال اور دین داری۔

تم دین دار عورت کو ترجیح دو تمہاری بھلائی اسی میں ہے"

دین داری سب سے بڑھ کر ہے۔ اس سے پہلے کہ رابیل کچھ بولتی بی جان اسے سونے کا کہتی ہیں۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ رابیل جتنا سوچے گی جتنے سوال کرے گی وہ اتنا ہی الجھتی جائے گی۔

رابیل سو جاؤ اب۔ اور اپنے دماغ پر ان سب باتوں کا اتنا بوجھ نہ ڈالا کرو۔ بی جان رابیل کا ماتھا چوم کر بیڈ پر لیٹ جاتی ہیں۔ کمرے کی لائٹ آف کر دینا اور تم بھی آ کر سو جاؤ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل لائٹ آف کر کے کمرے سے باہر چلی جاتی ہے اور بالکنی میں آ کر باہر کا نظارہ دیکھنے لگتی ہے۔ رات کے اس پہر ٹھنڈی ہوا چل رہی ہوتی ہے چاند بھی پوری روشنی سے چمک رہا ہوتا ہے۔ رابیل گھر کے دوسرے فلور پر کمرے کے باہر والی بالکنی پر کرسی پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

مکمل خاموشی، اور سکون بھرا ماحول رابیل کو بہت اچھا لگ رہا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے دل کے زخم اس کے ماضی کا گھاؤ اس کو کچھ بھی اچھا لگنے نہیں دیتے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میرے دل کو کب سکون آئیگا۔ اللہ تعالیٰ جی۔ کب میں پہلے کی طرح خوشگوار اور سکون بھری زندگی گزاروں گی۔ کب میں دل سے خوش ہوں گی۔ کب میرے زخم بھریں گے۔ رابیل آسمان کی طرف دیکھ کر بولتی ہے۔

تھوڑی دیر باہر بیٹھنے کے بعد رابیل اپنے کمرے میں آکر بی جان کے دائیں طرف لیٹ جاتی ہے۔ اور سونے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن آنسو جیسے اس کی قسمت میں لکھ دیے گئے تھے۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیشہ رات کو رو کر ہی سوتی تھی۔

(*****)

رات کے تین بجے رابیل تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتی ہے۔ آنکھیں نیند سے بند ہو رہی ہوتی ہیں لیکن وہ وضو کر کے جائے نماز پر آتی ہے۔ دو نفل پڑھتی ہے کہ زارو قطار رونے لگ جاتی ہے۔

"انسان بھی کتنا مطلبی ہے اپنے کام کے لیے اٹھ اٹھ کر تہجد پڑھے گا۔ اللہ کو یاد کریگا۔ اور جیسے ہی سب ٹھیک ہو گا انسان یہ سب کچھ چھوڑ دے گا"۔ رابیل روتے ہوئے بولتی ہے۔

سجدے میں سر رکھ کر رابیل مسلسل رونے لگتی ہے کہ اس کی سسکی سے بی جان ایک دفعہ پوچھتی ہیں کہ رابیل ٹھیک ہو تم۔ رابیل کوئی جواب نہیں دیتی۔

میں کتنی بھی کوشش کر لوں لیکن میں نہیں بھول پا رہی اس انسان کو۔ میں اپنا کیا کروں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھوں خوش رہوں لیکن میں ہر طرح سے اپنے آپ کو خوش رکھنے میں ناکام ہو گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ جی۔ میں اپنی دشمن خود ہی بن گئی ہوں وہ اللہ تعالیٰ سے روتے ہوئے سارے شکوے کرتی جا رہی تھی۔

مجھے یہ دنیا تنگ لگنے لگ گئی ہے میرا یہاں دم گھٹتا ہے۔ میرا دل کرتا ہے میں سب کچھ چھوڑ کر کہیں چلی جاؤں۔ کہیں دور جہاں صرف میں ہوں۔ مجھے لوگوں کی باتیں شور لگتی ہیں۔ طعنہ لگتی ہیں۔ ایسے جیسے سب میری حالت پر ہنس رہے ہوں۔ میرا مزاق بنا رہے ہوں۔ میں ہار گئی ہوں لوگوں سے۔ میں جتنا اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہوں میں اتنی ہی الجھتی جا رہی ہوں۔ میرا وجود میری روح کچھ بھی میرے بس میں نہیں ہے۔ وہ روتے ہوئے سر سجدے میں رکھ کر بولتی جا رہی تھی۔

اتنے میں رابیل کا سانس اکھڑنے لگتا ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھتی ہے تو اسے سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ وہ جائے نماز سے اٹھ کر کچن میں پانی پینے کے لیے جاتی ہے۔ اس کو سانس لینے

میں اتنی دشواری ہوتی ہے کہ اس کے قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے ہوتے وہ بڑی مشکل سے کمرے سے نکل کر دائیں جانب کچن کی طرف جاتی ہے اور فریج سے پانی نکال کر پیتی ہے۔واپس کمرے میں آتے ہوئے اس کی ایک نظر ہال میں لگے ہوئے شیشے پر پڑتی ہے وہ اس میں اپنے حالت دیکھ کر زاروقطار رونے لگتی ہے۔

رو رو کر اس نے اپنی آنکھیں سوجھائی ہوتی ہیں۔وہ اپنی سوجھی ہوئی آنکھوں کو اپنی انگلیوں سے محسوس کر سکتی تھی۔مزید اس میں اپنا آپ دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی اور وہ واپس کمرے میں آجاتی ہے اور جائے نماز پر بیٹھ جاتی ہے۔اب وہ خاموش بیٹھی جائے نماز پر انگلیاں پھیڑتی ہے۔اور چپ کر کے بیٹھی رہتی ہے۔اس کی اندر کی کیفیت ایسی ہو چکی ہوتی ہے کہ اس کا بس نہیں چلتا کہ وہ اپنی ہی جان لے لے۔آدھے گھنٹے بعد فجر کی اذان ہونے لگتی ہے رابیل بالکنی میں جا کر کرسی پر بیٹھ کر اذان سننے لگ جاتی ہے۔ایک مکمل خاموشی،سکون کے ساتھ اذان سن کر وہ واپس کمرے میں آکر نماز پڑھنے لگتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد بی جان کی آنکھ کھلتی ہے وہ بستر سے اٹھ کر واش روم جاتی ہیں، وضو کر کے وہ باہر آتی ہیں سر پر دوپٹہ اوڑھ کر

نماز پڑھنے لگتی ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر بی جان رابیل پر چار قُل پڑھ کر پھونکتی ہیں اور یسین پڑھنے لگتی ہے۔

یسین پڑھنے کے بعد بی جان کی نظر رابیل پر پڑتی ہے جس کی آنکھیں سوجھی ہوتی ہیں، چہرے پر عجیب سی تھکن اور اداسی کے آثار نمایاں تھے۔ بی جان کو رابیل کی فکر ہوتی ہے۔ وہ یسین بند کر کے رابیل کو دیکھتی ہیں۔

رابیل کیا تم رات کو سوئی نہیں بی جان رابیل کی سوجھی آنکھیں دیکھ کر بولتی ہیں۔

سوئی تھی۔ رابیل سرسری سا جواب دیتی ہے۔ رابیل صوفے پہ بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہی ہوتی ہے اور بی جان صوفے کے بلکل سامنے پڑے بیڈ پر بیٹھی ہوتی ہیں۔

تو آنکھیں کیوں سوجھی ہوئی ہیں تمہاری۔

"دل کے زخم جب گہرے ہوتے ہیں تو آنکھیں خود بخود ہی سوجنے لگتی ہیں" جان۔ رابیل بی جان کو دیکھے بغیر کہتی ہے۔ صبح ہونے میں ابھی بہت وقت ہوتا ہے، سورج کی پہلی کرن بھی ٹھیک سے نہیں نکلی تھی۔ ہر طرف اندھیرا تھا۔ بی جان رابیل کو مسلسل دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ رابیل بی جان سے اپنا درد چھپانے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔

اس سے پہلے کہ بی جان رابیل کو سوالوں کے کھٹیرے میں کھڑا کرتی۔ رابیل تسبیح پڑھتے ہوئے بی جان کو دیکھ کر بولتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ لیٹ جائیں بی جان اتنی صبح جاگ کر کیا کریں گی۔ رابیل مزید سوالوں سے بچنے کے لیے بی جان کو لیٹ جانے کا کہتی ہے۔

بی جان رابیل کی حالت کو بہت بہتر طریقے سے جانتی تھی، وہ رابیل کو تکلیف اور اذیت میں کبھی بھی دیکھ نہیں سکتی تھیں، بی جان کو معلوم تھا کہ رابیل ابھی ان سے کوئی بات کرنا نہیں چاہتی اسلیے وہ تسبیح لیکر بیڈ پر لیٹ جاتی ہیں، لیکن ان کی نظریں رابیل پر ہی جمی ہوتی ہیں۔

خود وہ کمرے سے باہر نکل کر باہر لان میں ٹہلنے لگتی ہے۔ اسلام آباد کا ماحول فجر کی پہلی کرن تک ٹھنڈا ہی رہتا ہے۔ اور ابھی روشنی کا کوئی نام و نشان نظر نہیں آرہا تھا۔ رابیل ہلکی سی روشنی میں ٹہلتی ہے اور اپنے ماضی کو یاد کرنے لگتی ہے۔

"کیسے انسان ایک انسان کو پورا جہان مان کر اپنا سب کچھ برباد کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ میں بیوقوف ہو سکتی ہوں لیکن اتنی بیوقوف کیسے بن گئی کہ اس کو ہی سمجھ نہ پائی"۔ اس کی بات کے پیچھے کا مطلب، اس کا دوغلا چہرہ اس کی بڑی بڑی باتیں میں ان سب میں آ کیسے گئی؟؟۔ مجھے تو سب کہتے تھے کہ میں سب سے زیادہ سمجھدار ہوں۔ پھر اس وقت میری سمجھداری کدھر گئی؟۔ کیوں میں اپنا آپ اس انسان کے پیچھے برباد کر رہی ہوں۔ جسے میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ جسے اس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ میں زندہ بھی ہوں یا نہیں۔ جھوٹے وعدے، ساتھ نبھانے کی قسمیں کیا یہ سب یہی تک ہی تھا؟؟ وعدے قسمیں کیا صرف وقتی ہوتے ہیں۔ کیا ہر مرد ہی ایک جیسا ہوتا ہے؟

وہ جتنا ماضی کو کھریدتی تھی اتنا ہی وہ الجھتی جاتی تھی اور دکھی ہوتی تھی۔ کافی دیر وہ باہر ٹہلتی رہتی ہے جیسے ہی سورج کی پہلی کرن نکلتی ہے وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں آجاتی ہے۔ وہ ایک نظر اپنے پہلو میں لیٹی بی جان پر ڈالتی ہے جو سکون کی نیند سو رہی ہوتی ہیں۔ وہ خود بھی بی جان کے ساتھ آ کر لیٹ جاتی ہے اور آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

(******)

سیدہ تم اب ٹھیک سے کام نہیں کرتی۔ یہ دیکھو ہر جگہ گرد کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ اور کپڑے کل کے کہا ہوا تمہیں کے دھونے ہیں ابھی تک نہیں دھلے مالی بھی لاپروہ پھر رہا ہے کوئی ہوش نہیں اسے کے پھول مرجھا رہے ہیں۔ جب تک میں تم لوگوں پر سختی سے نظر نہ رکھو تم لوگ تو میرے گھر کو کباڑ خانہ بنادو۔ بی جان ملازمہ کی سستی پر اس پر غصہ ہو رہی ہوتی ہیں۔

بی جان میں کرتی تو ہوں اب میں خود بھی عمر رسیدہ ہونے والی مجھ سے نہیں ہوتے کام۔ سیدہ مزید کاہلی ظاہر کرتے ہوئے بولتی ہے۔

تو میں تو تم سے کب سے کہہ رہی ہوں کہ ایک اور ملازمہ کا پتہ کرواد و مل بانٹ کر کام کر دینا۔ نہ تم مجھے ملازمہ کا پتہ بتاتی ہو اور نہ خود کام کرتی ہو۔ بی جان مطالعہ کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

اچھا بی جان اب میں پتہ کرتی ہوں۔ پھر ایک دو دن تک بتاتی ہوں۔

رابیل آوازیں سن کے کمرے سے باہر نکلتی ہے۔ کیا ہوا بی جان صبح صبح اتنا شور

کیوں ؟رابیل آنکھیں ملتے ہوئے کمرے سے باہر آکر پوچھتی ہے۔

کچھ نہیں رابیل۔ ملازمہ کو کام سمجھا رہی تھی لاپرواہوئی ہوئی۔ گھر کے سارے کام پڑے ہوئے میرے گھر کا نقشہ ہی انہوں نے بدل دیا ہے۔ کہیں سے بھی یہ لگ رہا ہے کہ یہ گھر مشہور افسانہ نگار رباب زہرہ کا ہے۔ بی جان اپنے وقت کی معروف افسانہ نگار رہی ہیں۔ ادب ان کی رگوں میں یوں بسا ہے جیسے ہوا میں خوشبو۔ اب لکھنے سے یکسر کنارہ کش ہو چکی ہیں، صرف مطالعہ تک خود کو محدود کر لیا ہے۔ کبھی کبھار جب دل بے سبب ہلچل کرنے

لگے تو کوئی مختصر سی تحریر خاموشی میں جنم لے لیتی ہے۔ لفظوں سے ناتا توڑ لیا ہے مگر وہ اب بھی دل کے کسی کونے میں دھیرے دھیرے دستک دیتے رہتے ہیں۔

جی جی بلکل۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ دادی اتنی قابل ہے پوتی پتہ نہیں کس پر چلی گئی ہے۔ رابیل دادی کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہتی ہے۔

جاؤ فریش ہو کر آو پھر مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔ رابیل عموماً صبح دس بجے کے قریب جاگتی ہے اور بی جان اس کی نیند کا پورا احترام کرتی ہیں۔ وہ خود اگرچہ آٹھ بجے ہی بیدار ہو جاتی ہیں اور کچھ ہلکا پھلکا کھا لیتی ہیں۔ مگر ناشتہ ہمیشہ رابیل کے ساتھ ہی کرتی ہیں۔ جیسے بی جان کے دن کا آغاز رابیل کے بغیر ادھورا سا رہتا ہو۔ یہ ایک معمول نہیں ایک انسیت کا روزانہ نیا اظہار ہوتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد رابیل فریش ہو کر کمرے سے باہر آتی ہے۔ اسنے ہلکے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوتی ہے۔ آنکھیں ابھی بھی سوجھی ہوئی تھی لیکن اب سوجن میں تھوڑی کمی تھی۔ وہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جلدی سے آ کر بی جان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔ بی جان اسکے آگے پراٹھا رکھتی ہیں۔

ویسے ایک بات ماننی پڑے گی۔ بی جان آج بھی آپ کے ہاتھوں کا ذائقہ برقرار ہے۔ آپ کے ہاتھ کے لچھے دار پراٹھوں کو کوئی جواب نہیں۔ رابیل پراٹھا کھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اب تو میں اس طرح سے کوکنگ کرتی نہیں۔ اللہ جنت بخشے تمہارے مرحوم داد کو ان کو میں نے کیا نِت نئے کھانے بنا بنا کے کھلائے ہیں وہ کہتے تھے رباب بیگم دو کاموں میں تمہیں بہت مہارت حاصل ہے ایک کھانے میں اور دوسرا لکھنے میں۔ اور اب دیکھ لو دونوں کام ہی میں اتنی لگن سے نہیں کرتی۔ بی جان چائے پیتے ہوئے کہتی ہیں۔

میں اتنی قابل کیوں نہیں ہوں بی جان۔ رابیل پراٹھا کھاتے ہوئے بولتی ہے۔

بیٹا ہر انسان میں کوئی نہ کوئی قابلیت ہوتی ہے۔ اور اس قابلیت کا پتہ تب چلتا ہے جب انسان اپنے آپ کو اپنے شوق کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ "کس کام کے کرنے سے اس کا دل اکتاتا نہیں۔ کس کام کو کرنے سے وہ تھکتا نہیں"۔ اور سب سے

بڑھ کر اگر انسان کو اپنی قابلیت پتہ چل جائے تو اس کو اس کو نکھارنا چاہیے اس میں اور مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ بی جان چائے کی چسکی لے کر بولتی ہیں۔

بی جان آپ کو کیسے پتہ چلا تھا کہ آپ میں لکھنے کا ہنر ہے۔ وہ دلچسپی لیکر بی جان کو سن رہی تھی۔

میں لکھنے کی شوقین کبھی بھی نہیں تھی اور نہ میرا شوق تھا کہ میں لکھوں۔ ایک دفعہ تمہارے دادجان مجھے تحریری مقابلے میں لے گئے۔ میں بولتی بہت تھی تو انہوں نے کہا تم اپنے اس بولنے والے ہنر کو لکھائی کی شکل دو تب تمہارا کتنا نام ہو گا رباب بیگم۔ میں نے ان کی اس بات کو سنجیدگی سے کبھی نہیں لیا۔ وہ جب ایک دن میں تحریری مقابلے میں گئی میں وہاں دیکھا کہ بڑے بڑے ادیب آئے ہوئے ہیں اپنی فلسفی باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے وہ باتیں اچھی لگنے لگی۔ میں چاہتی تھی کہ ان قیمتی لفظوں کا کوئی نسخہ یا مسودہ ہونا چاہیے جو انسان پڑھے۔ پھر تب مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ میں لکھنا شروع کروں۔ میں قیمتی لفظوں کو کاغذ پہ اتاروں۔ پھر میں نے لکھنا شروع کیا۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ میں اپنی پہلی تحریر کوئی پچاس

صفحات کی لکھی تھی۔اور لکھ کے رکھ دی تھی تمہارے داد جان نے اس کو ایک نسخہ کی شکل دی اور لوگوں کو پسند آئی۔بی جان اپنا ماضی یاد کرتے ہوئے بتانے لگی۔

بی جان اس کا نام کیا رکھا آپ نے۔رابیل ناشتہ کر چکی تھی وہ بی جان کے ساتھ اب ٹہلتے ہوئے ساری بات کر رہی تھی۔

" آخری آواز "

نام تو بڑا کوئی سنسنی خیز رکھا ہے۔چلے بتائیں آپ نے اس میں ایسا کیا لکھا تھا۔رابیل مزید پوچھتے ہوئے بولی۔

یہ مختصر سا افسانہ میں نے اس انسان پہ لکھا تھا جو اپنی زندگی کے آخری لمحات گزار رہا ہوتا ہے اس میں اس کے سارے احساسات اور جذبات ہوتے ہیں۔

پھر تو آپ کافی جانی مانی ہستی بن گئی ہوں گی رابیل نے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ قصہ تمہیں پھر کسی دن سناؤں گی تم بتاؤ تم نے کیا سوچا ہے اپنا۔ بی جان باہر لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی۔ اور رابیل کو پاس بٹھا کر پوچھنے لگی۔

مجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ کہ میں کیا کرونگی۔ میرا کچھ بھی کرنے کو دل نہیں کرتا بی جان۔ رابیل اداس ہوتے ہوئے بولی۔

کچھ کرنے کو دل نہیں کرتا تو اس کا مطلب ہے تم ساری زندگی ایسے ہی گزار دو گی۔ بی جان اس کے بارے میں فکر مند ہو کر بولی۔

بی جان آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟ رابیل صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

بی جان میں پہلے والی رابیل کب بنوں گی۔ جو زندہ دل ایک بہادر اور مضبوط خیال لڑکی تھی، مجھ سے اپنی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی بی جان۔ میری زندگی میں ایسے جیسے خزاں کا موسم ہی مستقل ہو گیا ہے۔ بہار نے میرے دل کا رخ چھوڑ دیا ہو۔ لوگوں نے مجھے ڈرایا اور میں ڈر گئی ہوں بی جان۔ "میں اب لوگوں سے ڈرتی ہوں"۔ مجھے لگتا ہے کہ "دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک مخلوق کوئی ہے تو وہ انسان ہے۔ وہ انسان جو انسان کے روپ میں شیطان

ہیں"۔کوئی میرے ساتھ اگلے جہاں تک ساتھ چلنے کا وعدہ کر کے چھوڑ گیا اور کوئی مجھے میرے چہرے کے خدوحال دیکھ کر باتیں کر رہا ہے۔میں ان سب سے تنگ آگئی ہوں۔رابیل نظرے جھکائے بس بولتی جارہی تھی۔

رابیل"،زندگی میں بہت سے حادثے ہوتے ہیں زندگی میں بہت سارے لوگ ساتھ نبھانے تک کے وعدے کر کے درمیان میں ہی چھوڑ جاتے ہیں اب ساتھ چھوڑ جانے والے کا غم کیا ہم پوری زندگی دل میں لگا کر بیٹھے رہیں"؟؟"جب ساتھ چھوڑنے والا اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاتا ہے تو پھر ہم کیوں نہیں آگے بڑھ سکتے"؟اور رہی بات شکل وصورت کی تو میں کل بھی بتایا تھا کہ خوبصورتی سب کچھ نہیں ہے۔

اگر خوبصورتی سب کچھ نہیں ہے تو بتائیں مجھے میرے گندمی رنگ کی وجہ سے کیوں لوگ باتیں کرتے ہیں کیوں وہ مجھے مشورے دیتے ہیں کہ یہ لگاؤ رنگ نکھر جائگا۔یہ کرو یہ رنگ پہنو۔گندمی رنگ کے لوگ کیا اپنا پسندیدہ رنگ بھی نہیں پہن سکتے کیا۔میں تنگ آگئی ہوں ان سب سے بی جان۔پہلے پہلے مجھے لگتا تھا کہ میں مکمل انسان ہوں مجھ میں کوئی کمی

Clubb of Quality Content!

نہیں ہے۔ پڑھی لکھی ہوں، سمجھدار ہوں احساس ہے دل میں، لوگوں کے درد کو سمجھتی ہوں۔ ہاتھ پاؤں ناک کان سب کچھ بلکل ٹھیک ہے تو میں مکمل ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے بی جان کہ؛

"جب تک لوگ ہمیں محسوس نہ کروائیں کہ یہ ہم میں کمی ہے یا ہم اس سے بہتر ہو سکتے تب تک ہم نے شائد اس چیز کو اتنا سر پہ سوار بھی نہ کیا ہو اور ہم اپنی زندگی میں خوش بھی رہتے ہیں اور اللہ کی رضا میں راضی بھی رہتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی لوگ ہماری زندگی میں آکر ہمیں تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔

ہمیں ہماری وہ کمیاں بتاتے ہیں جو ہم میں ہوتی بھی نہیں۔ ہمیں مزید بہتر ہونے کے طعنے دیتے ہیں۔ پھر ہم احساس کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں

اور اللہ کی رضا میں ناخوش ہوتے ہیں اور شکوے کرنے لگتے

ہیں۔ پھر ہماری زندگی خوشی سے نکل کر اگر مگر کاش کہ ترازو میں آجاتی ہے اور ہم اس چیز پر بھی

Clubb of Quality Content!

"خوش ہونا چھوڑ دیتے ہیں جو قیمتی ہوتی ہے

رابیل ایک لمبی سانس لیتی ہے اور پھر بولتی ہے

بی جان!

"ہم بہتری کی دعا کر سکتے ہیں اور یہ جائز بھی ہے۔ لیکن جو چیز مل جائے اس میں سے نقص نکالنے لگ جانا یہ تو غلط بات ہے۔

ہم اتنے ناشکرے ہوتے نہیں ہیں، جتنے لوگوں کے محسوس کروانے سے ہمارے اندر ناشکرا پن آجاتا ہے"۔ رابیل بی جان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولتی ہے۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو رابیل۔ "لوگوں کی بلاوجہ کی تنقید انسان کو احساس کمتری میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور پھر یہ احساسِ کمتری اس کے اندر کے مضبوط انسان کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور کھوکھلا انسان کتنی دیر تک سخت رویہ اور حالات برداشت کر سکتا ہے۔ کبھی نہ کبھی اس کا ظرف ٹوٹ جاتا ہے اور وہ بکھر کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔"

بی جان کیا میں بھی بکھر کر ریزہ ریزہ ہو جاؤں گی؟؟ رابیل اپنی بے بس آنکھوں سے بی جان کو پوچھتی ہے۔

نہیں رابیل تم بہادر ہو۔ اور تم اتنی جلدی ہار ماننے والوں میں سے تو کبھی تھی ہی نہیں۔ بی جان رابیل کو حوصلہ دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

بی جان میں بہادر تھی۔ لیکن میں اتنی کمزور ہو گئی ہوں کہ مجھے لگتا ہے کہ ایک کم عمر بچہ بھی مجھ سے ذیادہ طاقت رکھتا ہو نا۔ "اب مجھے ہر چیز سے خوف آتا ہے انسانوں سے لوگوں کے رویوں سے باہر کی دنیا سے۔ مجھے ڈر لگتا ہے "بی جان۔

"رابیل اگر تم حالات کو اور لوگوں کو خود پر حاوی ہونے دوگی تو تم ساری زندگی ڈر اور سہم کہ ہی زندگی گزاروگی۔ حالات کا سامنا کرنا سیکھو۔ ہر حالت کے لیے خود کو مضبوط بناؤ۔ خود کو بکھرنے مت دینا۔"

Clubb of Quality Content!

بی جان، میں اپنی زندگی کہ اس مقام پر ہوں "جہاں ایک شخص کے چھوڑ جانے پر میں نے اپنی زندگی میں فل سٹاپ لگا دیا ہے۔ میں اس فل سٹاپ سے آگے نہ خود جا رہی ہوں اور نہ کسی کو آنے دے رہی ہوں"۔ رابیل اب کی بار رو کر بولتی ہے۔

تو کیا ساری زندگی اس ایک انسان کے غم میں مبتلا رہنا چاہتی ہو جس نے تمہیں چھوڑتے وقت یہ بھی نہیں سوچا کہ تم پر کیا گزرے گی۔ "جو چھوڑ جاتے ہیں ان کا غم زیادہ دیر دل کو نہیں لگانے دیتے۔ ان کو جی کر دیکھاتے ہیں کہ ہم ان کے بغیر اب زیادہ بہتر اور اچھی زندگی گزار رہے، چھوڑنے والے کو اتنا قابل بن کے اور نکھر کے دکھاو کے وہ آپ کو چھوڑ جانے پر پچھتائے۔ اسے پچھتاوا ہو کہ کیوں اسنے آپکو چھوڑ دیا۔ اگر ساری زندگی اس طرح ناکامی اور اسکی یاد میں گزار دی تو چھوڑنے والے کو اور خوشی ہو گی کہ میں نے اسے چھوڑ کر اپنی زندگی کا اچھا فیصلہ کیا۔"

اور جو انسان آپ کے لیے آپ کی پوری زندگی ہو اس کے چھوڑ جانے پر بھی کیا اتنا عرصہ تکلیف نہیں کاٹنی چاہیے ؟؟

نہیں۔ بی جان تلخ لہجہ سے بولتی ہیں۔ "جو چھوڑ جاتے ہیں وہ اپنے ہوتے ہی نہیں۔ اور جو اپنے ہوتے ہیں وہ چھوڑتے نہیں"۔ رابیل

بی جان مجھے کچھ عرصہ تو لگے لگا اس غم سے باہر نکلنے میں۔ میں اتنی مضبوط نہیں ہوں اور نہ ہی اتنی پتھر دل کے میرے ذہن دل اور دماغ سے سب ایک دم نکل جائے۔ میں جتنا ماضی کو خود سے الگ کرونگی وہ اتنا مجھ پر حاوی ہو گا۔ تو بہتر نہیں کہ میں ایک مدت اس ماضی کو اچھے سے غم میں گزار کر پھر خود ہی اس کو دفن کر دوں۔ رابیل بی جان کو دیکھ کر بولتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور کتنا عرصہ تم رہو گی اس ماضی میں؟؟

پتہ نہیں۔ "جب ساتھ سات سال کا تھا تو غم بھی تو اتنا گہرا ہو گا نہ۔"

تو تم اسے بھول کیوں نہیں جاتی رابیل؟ ماضی میں رہ کر بھی خود کہ اذیت ہی دینی ہے۔ بی جان رابیل کے لیے فکر مند ہوتے ہوئے کہتی ہیں۔

بی جان کیا وقت کی گرد ہر یاد کو مٹا سکتی ہے وہ سات سال

سات برسوں کی کہانی ہر دن ہر رات

ایک ایک لمحہ اسی کی یاد میں سانس لیتی رہی۔

جس کے ساتھ زندگی نہیں، بلکہ سات جہان تک کے خواب دیکھے

جس کے نام کی دعائیں مانگیں

جس کی یاد میں دل دھڑکا

اسے کیا یہی بھول جانا ممکن ہے ؟؟؟

بی جان یہ بھول جانا اتنا آسان نہیں ہے

محبت کو وقت نہیں مٹاتا صرف چپ کروادیتا ہے

ہاں وقت لگ سکتا۔ اور وقت لگے گا۔ مگر شائد بھولا نہ بھی جاسکے۔ اب کی بار وہ آنکھوں میں نمی لے کر بولی۔

رابیل میں تمہیں ایسے بکھرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی میری بچی۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہیں اس اذیت میں دیکھ کر۔

گھر سے باہر نکلو، خود کو کھلی ہوا میں سانس لینے دو زخم تب ہی بھریں گے۔ گھر رہ کر ان زخموں کو مزید گہرا مت کرو۔ بی جان پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

ہمم۔ وہ یہ کہہ کر اٹھ کر کمرے میں چلی جاتی ہے۔ اب اس میں مزید ہمت نہیں تھی کہ وہ بی جان کا سامنا کرے۔

اور بی جان میں بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی جان سے پیاری پوتی کو اس انسان کے لیے ہر پل مرتا دیکھیں جس نے اسے چھوڑتے وقت بلکل بھی اسکا خیال نہیں کیا تھا۔

(*********)

رابیل کے کمرے میں جانے کے بعد بی جان بھی اندر لاونج میں آتی ہیں۔ وہ کچھ دیر رابیل کے کمرے کا دروازہ دیکھتی ہیں جو بند تھا۔ پھر بی جان کسی کو کال کرنے لگ جاتی ہیں۔

امتیاز صاحب پینٹنگ کی سب سے بڑی جو نمائش لگتی ہے وہ اس سال کب لگے گی۔ کہاں لگے گی۔ یہ سب رات تک مجھے کال کر کے بتائیگا ضرور۔ بی جان اپنے کسی جاننے والے کو کال کر پینٹنگ ایگزیبیشن کے بارے میں پوچھتی ہیں۔ بی جان رابیل کو اتنی تکلیف میں دیکھ نہیں سکتی وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنے ماضی سے نکل کر اپنے آج اور آنے والے کل پر دھیان دے۔

سیدہ! سیدہ کدھر رہ گئی ہو۔ بی جان کہیں جانے کے لیے تیار ہو کر سیدہ کو آواز دیتی ہیں۔

جی بی جان۔ ڈرائیور کو کہو گاڑی نکالے مجھے بازار تک لے کر جانا ہے۔ بی جان اپنا بیگ ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے بولتی ہیں۔

بی جان ساری گروسری تو میں نے کر لی تھی پھر آپ بازار کیوں جانے لگی۔ سیدہ مداخلت کرتے ہوئے بولتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھے میرے بھی ذاتی کام ہو سکتے ہیں سیدہ۔ اور ویسے بھی تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ اپنے کام سے کام رکھا کرو ہر کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت مت کیا کرو۔ بی جان یہ کہہ کر باہر نکلتی ہیں۔

رابیل اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی ان پینٹنگز کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو آج سے دو سال پہلے اس نے بہت دل اور ارمان کے ساتھ بنائی تھی۔ اب تو جیسے وہ پینٹ کرنا ہی بھول گئی ہو۔

رابیل کے ہاتھ میں قدرت کا یہ ہنر تھا کہ وہ جو بھی پینٹنگ بناتی تھی ہر کوئی اس پینٹنگ میں کھو جاتا تھا اور داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ آج عرصے بعد اس کا دل کیا پھر کچھ بنانے کو اور وہ اپنے برش۔ کینوس اور رنگ لے کر بیٹھ گئی۔

کافی وقت سوچنے کے بعد جب وہ کچھ پینٹ کرنے لگی تو جیسے اس کے ہاتھ کچھ بنانا ہی نہیں چاہتے۔ اس سے کچھ بھی ٹھیک بن ہی نہیں رہا تھا۔ وہ رابیل جو ایک دفعہ برش پکڑ لیتی تھی پھر پینٹنگ مکمل کر کے ہی سانس لیتی تھی آج مجھ سے کچھ کیوں نہیں بن رہا۔ رابیل خود سے سوال کرنے لگی۔

نادل کلب
Clubb of Quality Content

ایک کوشش دو، تین اور اس طرح اتنی کوششوں کے بعد بھی اس سے آج کچھ نہیں بنا تو تھک ہار کر وہ ساری چیزیں سائڈ پر رکھ کر وضو کرنے چلی گئی۔ رابیل کا جب بھی دل بہت اداس ہوتا یا وہ مزید خود سے الجھتی جاتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہوجاتی تھی اور دل ساری کیفیت بتا کر تھوڑا سکون محسوس کرتی تھی۔ اور ابھی بھی اس نے یہی کرنے کا سوچا تھا۔

(******)

سورج ڈھلنے لگا اسلام آباد کی حسین سڑکوں اور وادیوں میں اندھیرا چھانے لگا۔ اسلام آباد کے سب سے پوش علاقے میں وہ اپنے ویلا میں اکیلا رہتا تھا۔ اس کا ویلا جیسے کسی ریزارٹ سویٹ سے کم نہیں تھا۔ ۲ کینال کا یہ گھر شہر سے ذرا ہٹ کر سکون والی جگہ پر ہے۔ چاروں طرف ہرے بھرے درخت، پرائیویٹ سیکیورٹی اور ایک لمبی ڈرائیو روے جو مہمانوں کو شاہانہ انداز میں اندر لے جاتی ہے۔

مرکزی گیٹ پر دونوں طرف پتھر سے تراشے گئے شیروں کے مجسمے نصب تھے جیسے گھر کی عظمت کی حفاظت کر رہے ہوں۔ گھر کے بیرونی حصے میں وسیع و عریض لان جس میں پھولوں کی قطار در قطار لگی ہوئی تھی۔اور وسط میں بہت بڑا فاؤنٹین لگا ہوا جو رات کے وقت جگمگاتی لائیٹوں سے اور بھی حسین لگتا تھا۔

ولا کی عمارت جدید کلاسیکل آر کیٹیکچر کا حسین امتزاج تھی۔ سنگِ مر مر کی سیڑھیاں، لکڑی کے نفیس دروازے،اور آرٹ کے شاہکار دیواروں پر پر آویزاں تھے۔ ہر کمرے کی سجاوٹ میں سادگی اور خوبصورتی کا امتزاج تھا جو آرٹسٹک ذوق کو نمایاں کرتا تھا۔ وِلا کے پچھلے حصے میں ایک بڑا سا نیلا سوئمنگ پول تھا جو رات کے وقت روشنیوں میں جگمگاتا تھا اور اس کے آس پاس بیٹھنے کا خوبصورت انتظام بھی موجود تھا جہاں سرمد اکثر بیٹھ کر کافی پیتا تھا۔

گیراج میں مہنگی اور کلاسک گاڑیاں ترتیب سے کھڑی ہوئی تھی جو اس کے لگژری لائف سٹائل کی عکاسی کرتی تھی۔ وِلا کے اندر ایک ذاتی آرٹ سٹوڈیو بھی تھا جہاں سرمد اپنا وقت گزارتا تھا یہ جگہ ایسی ہے کہ دیکھنے والا ہر گوشے میں فن خوبصورتی کو محسوس کرتا تھا۔ یہ ولا

صرف رہنے کی جگہ نہیں بلکہ ایک فن پارہ تھا جس میں زندگی اپنی سب سے خوبصورت صورت میں جھلکتی تھی۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اپنے سوئمنگ پول میں ایک گھنٹے سے سوئمنگ کر رہا تھا۔ وہ جب بھی بہت غصہ ہو وہ یا تو ہارس رائیڈنگ پر نکل جاتا یا سوئمنگ کرتا تھا۔ سارے ملازمین ڈرے سہمے اپنا کام کر رہے تھے کیونکہ سرمد کا غصہ آگ کے گولے جتنا خطرناک ہوتا ہے۔

رات کی خاموشی میں صرف پانی کی ہلکی سی چھپاک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، اور چاند کبھی نکلتا، کبھی چھپتا۔ پورے بنگلے میں روشنیوں کے بجائے اندھیرے اور سکوت کا راج تھا، مگر پیچھے والی جگہ میں، سوئمنگ پول کی نیلگوں روشنی میں ایک وجود آہستہ آہستہ تیر رہا تھا۔

اس کا مضبوط جسم پانی کو چیرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ ہر بار جب وہ پانی سے سانس لینے کے لیے اُوپر آتا، اس کی آنکھوں میں چھپی ہوئی آگ صاف دکھائی دیتی۔ غصہ، مایوسی، اور اندر ہی اندر کچھ ٹوٹنے کی چُپ چاپ کہانی۔

آج پھر کچھ ایسا ہوا تھا جو اسے برداشت نہیں ہوا۔ وہ جب بھی غصے میں ہوتا، بولنے یا توڑنے کے بجائے پانی میں اُتر جاتا۔ شاید اس لیے کہ پانی اس کے غصے کو سہہ لیتا تھا، اور خاموشی میں وہ خود کو سن سکتا تھا۔

اچانک وہ رُکا۔

پانی میں سینٹر پر کھڑا ہو گیا، دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پیچھے کیا، اور آسمان کی طرف دیکھا۔

چہرے پر پانی کے قطرے چمک رہے تھے، لیکن آنکھوں میں صرف اندھیرا تھا۔

پھر وہ آہستہ آہستہ کنارے کی طرف بڑھا، اور پانی سے باہر نکلا۔

روشنی نے اس کے چہرے کے زاویے نمایاں کیے، چوڑی چھاتی، واضح ایبس، اور وہ آنکھیں جو بتا رہی تھیں کہ سَرمد خاموش ہے، لیکن وہ طوفان ساتھ لے کر آ رہا ہے۔

اس نے تولیہ کندھے پر ڈالا، گردن جھٹکی، اور بغیر کسی آواز کے اندھیرے میں گم ہو گیا، جیسے کسی طوفان کا آغاز ہونے والا ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر، سر کا۔۔ کافی۔ ملازم سرمد کی کافی پول ایریا میں لے کر آتا ہے اور ڈرے سہمے لہجے میں بولتا ہے۔

سرمد اپنی آنکھ کے اشارے سے کافی رکھنے کا بولتا ہے۔ گھنٹے بعد سوئمنگ کر کے وہ پول سے باہر آتا ہے اور کافی کا مگ اٹھاتا ہے۔ اور وہی پول کے باہر چئیر پر بیٹھ کر کافی پینے لگتا ہے۔ کافی پینے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس کا بیڈ روم ماسٹر بیڈ روم ہوتا ہے۔ کمرے کا دروازہ کھلتے ہی ایک ہلکی سی خوشبو خوش آمدید کہتی ہے۔ شائد کسی مہنگے پرفیوم یا سینٹ کینڈل کی، کمرے کی دیواریں نرم خاکی اور آف وائٹ رنگ کی ہیں، جن پر ہلکے ہلکے پیٹرن بنے ہوئے ہیں جو روشنی کے ساتھ ایک الگ ہی تاثر دیتے ہیں۔ بیڈ کے کمرے کے عین وسط میں ایک کنگ سائز بیڈ جس کا ہیڈ بورڈ گہرے لکڑی کے فریم میں نفیس مخمل کے کپڑے سے تیار کیا گیا تھا۔ بیڈ کے گرد خوش رنگ کشن اور نرم، ملائم چادر بچھائی گئی تھی جو آرام اور آسائش کی علامت تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کمرے کی ایک دیوار مکمل طور پر شیشے کی تھی جہاں سے باغ کا دلکش منظر اور قدرتی روشنی کمرے میں آتی تھی۔ شیشے کے ساتھ ریشم کے پردے لگے تھے جنہیں ہلکی ہوا میں لہراتے دیکھ کر دل کو ایک عجیب سا سکون محسوس ہوتا تھا۔

کمرے کے ایک طرف کونے میں لکڑی کا اسٹڈی ڈیسک رکھا گیا تھا۔جہاں سرمد کبھی کبھار اپنے آرٹ کے ڈیزائن ڈیزائن کرتا تھا۔دوسری جانب چھوٹا سا صوفہ سیٹ اور کافی ٹیبل تھا جس پر اکثر خوبصورت آرٹ بکس اور خوشبودار موم بتیاں رکھی ہوئی تھی۔

ماسٹر بیڈ روم کے ساتھ ایک وسیع واک ان کلوزٹ تھا جس میں سلیقے سے ترتیب دئے گئے ملبوسات اور جوتے سرمد کے شوق اور نفاست کا پتہ دیتے تھے۔ساتھ میں ایک عالیشان باتھ روم تھا باتھ روم میں داخل ہوتے ہی فرش پر چمکتا ماربل لگا ہوا تھا جو روشنی پڑنے پر دھیمی چمک دیتا تھا۔

سرمد کا کمرہ صرف کمرہ نہیں بلکہ اس کے لیے ایک ایسی آرام گاہ تھی جہاں وہ اپنی دن بھر کی تھکن اتارتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پول سے آتے ہی سرمد اپنے کمرے میں آ کر اپنی کلوزٹ سے نائٹ ڈریس نکالتا ہے اور شاور لینے چلا جاتا ہے۔

ملازمین اس کے لیے نت نئے کھانے ڈائنگ ٹیبل پر لگاتے ہیں۔ اور ڈائنگ ٹیبل کو کھانوں سے بھر دیتے ہیں۔ سرمد شاور لینے کے بعد کھانا کھانے کے لیے ڈائنگ میں آتا ہے اور کھانے کے لیے بیٹھ جاتا ہے۔

آج کی کیا نئی خبر ہے صائم۔ سرمد اپنے پرسنل سیکرٹری سے پوچھتا ہے۔

سر جو پینٹنگ ایگزیبیشن لگی ہے اس کی ڈیٹ فائنل ہو کر آ گئی ہے۔ اور جو آپ کے فارن کلائنٹس ہیں جنہوں نے اپنے گھر کے لیے آرٹ پیس لینے ان کے لیے آرٹ پیس بھی سیلیکٹ کرنے ہیں ابھی۔ اور دو تین فارن کلائنٹس کے ساتھ آج شام کو دس بجے کے بعد زوم میٹنگ ہے۔

اور جو ہماری ایگزیبیشن ہو گی، وہ اس دفعہ اس پینٹنگ ایگزیبیشن کے بعد ہو گی۔ اور آرٹ گیلری میں سب سے عمدہ پینٹنگ ہو اس دفعہ۔ وہ حکمیہ انداز میں بولتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور پی آر ٹیم کو سوشل میڈیا پر پوسٹ لگانے کے لیے انفارم کر دو۔ اور ایگزیبیشن کے ون ویک پہلے سب آرٹسٹ فائنل ہو جانے چاہیے۔

تاکہ عین موقع پر مجھے کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ملے۔ اوکے۔ سرمد کانٹے سے کباب کھاتے ہوئے بولتا ہے۔

اور جتنے بھی پینٹرز آنے ہیں اس دفعہ ایگزیبیشن میں ان کا نام اور ایڈریس یاد سے نوٹ کرنا۔ اور ان کی لسٹ بنا کر مجھے میل کر دو۔

سرمد آنکھ کے اشارے سے نہائت سنجیدگی سے حکم دیتے ہوئے بولتا ہے۔

اوکے سر۔

اور جن کلائنٹس کے آرٹ پیس سیلیکٹ کرنے ہیں ان سے ان کی پراپر ڈیٹیل انٹرسٹ کے ساتھ کہ کیسا آرٹ پیس چاہیے یہ سب مجھے میل کرو دس بجے سے پہلے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور جن کے ساتھ میری میٹنگ ہے میٹنگ روم میں سیٹ اپ کرو میں کھانے کے بعد وہی جاؤنگا۔ سرمد آرڈر دیتے ہوئے کہتا ہے۔

خان بابا۔ سرمد نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھتے ملازم کو آواز دیتا ہے

جی سر، میٹنگ کے لیے میرے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھو۔

جی سر۔

سرمد کھانا کھا کر کچھ دیر باہر لان میں ٹہلنے آجاتا ہے۔اس کا چھے فٹ لمبا قد، سفید رنگت اور اس کا مضبوط جسم اس کی پرسنیلٹی پر کافی جچتا تھا۔اس کی ہلکی براؤن نشلی آنکھیں،اور انتہا کا خوبصورت چہرہ جیسے کوئی ایک دفعہ دیکھے تو دوبارہ ضرور دیکھے۔اس کا رعب اس کی آواز اس کی شخصیت کی ہر چیز اتنی پرفیکٹ تھی جیسے کے قدرت نے اسے کافی فرصت سے بنایا ہو۔جتنا پرفیکٹ وہ نظر آتا تھا اتنا ہی پرفیکشنزم اسے ہر چیز میں پسند تھا۔اس کے آس پاس

اس کے گھر ہر جگہ جہاں سرمد سکندر قریشی پاؤں رکھ دیتا اسے وہ ہر چیز پرفیکٹ ہی چاہیے
تھی۔

کچھ دیر لان میں ٹہلنے کے بعد وہ اپنے روم میں جا کر میٹنگ کے لیے ڈریس پہنتا ہے
اور میٹنگ روم میں چلا جاتا ہے۔

صائم آرٹ گیلری کے لیے اس دفعہ بہترین پینٹرز کا ہی انتخاب ہونا چاہیے۔ اور اس سے پہلے
کہ

کوئی مخالف ٹیم ایگزیبیشن میں آئے، ہمارے پینٹرز کی پینٹنگز سلیکٹ ہو جانی چاہیے۔ جو اس
دفعہ

"The Muse Art House"

کی زینت بنیں گی۔ ہر پینٹنگ پرفیکٹ ہونی چاہیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غلطی کی اور غلطی کرنے والے کی سر مد سکندر قریشی کی کمپنی میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ اپنے رعب دار آواز میں بولتا ہے۔

اوکے سر۔

میٹنگ شروع کرو۔ اور ملازم کو میری کافی یہاں لانے کا بول دو۔ وہ مسلسل ٹیب پر نظر جمائے بول رہا تھا۔

جی سر۔ صائم اسکے ہر حکم کو سنتے ہوئے جواب دیتا تھا۔ اسکو فضول باتوں اور زیادہ باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اسلیے وہ ناپ تول کر ہی بولتا تھا، اور اگلے بندے سے بھی یہی چاہتا تھا کہ اسکی بات کا مختصر سا جواب دے کر بات ختم کر دی جائے۔ وہ نہ کسی سے زیادہ بات کرتا تھا اور نہ خود کو بات کرنے پر مجبور کرتا تھا۔

(*******)

بی جان آج آپ دن ٹائم کدھر چلی گئی تھی۔ میں پورا دن آپ کے بغیر بور ہوتی رہی۔ رابیل بی جان کے پاؤں دباتے ہوئے بول رہی تھی۔

نیچے لاؤنج میں کچھ شاپنگ بیگز پڑے ہیں وہ جلدی سے لے کر آؤ۔بی جان مطالعہ کرتے ہوئے رابیل کو بولتی ہیں۔

رابیل جلدی سے چار پانچ بڑے بڑے شاپنگ بیگز بی جان کے پاس لیکر آتی ہے۔

کھولو انہیں۔بی جان مطالعہ کرتے ہوئے ہی بولتی ہیں۔

رابیل بڑی تجسس سے بیگز سے چیزیں باہر نکالتی ہیں۔

بی جان یہ کینوس رنگ اور یہ پینٹنگز کی چیزیں آپ نے کیا کرنی۔رابیل چیزیں باہر نکالتے ہوئے بولتی ہے۔

یہ تمہارے لیے ہے۔بی جان کتاب کو ایک سائڈ پر رکھ کر اپنی عینک اتار کر بولتی ہیں

میرے لیے؟؟وہ کیوں۔رابیل حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

اس سال جو پینٹنگ ایگزیبیشن ہونا،اس میں تم بھی جاؤگی۔اور اپنی ساری پینٹنگز لیکر جاوگی۔

بی جان۔میں؟؟رابیل کچھ دیر خاموشی کے بعد اپنی طرف انگلی کا اشارہ کرکے بولی۔

بی جان میں نہیں جا سکتی۔ بی جان کا جواب سنے بغیر اسنے اپنا انکار بھی بتا دیا۔

اگر تمہیں اپنی بی جان سے زرا سی بھی محبت ہے تو تم میرا مان ضرور رکھو گی۔ نہیں تو۔۔

بی جان خاموش ہو گئی۔

نہیں تو کیا بی جان۔ رابیل بی جان کو دیکھ کر بولی۔

نہیں تو میں تمہارے بابا کو کہوں گی کہ وہ تمہیں یہاں سے لے جائیں میں اکیلی رہ لونگی یہاں۔

بی جان۔ رابیل نم آنکھوں سے بولی۔ میں آپ پر بوجھ ہوں بی جان۔ رابیل کی گال پر ایک آنسو ٹپکا۔

تم بوجھ نہیں ہو لیکن تمہیں میری کوئی پرواہ نہیں اب۔ بی جان بھی افسردگی سے بولی۔

بی جان آپکو پتہ ہے اس دنیا میں اگر میں نے اپنے ماں باپ سے بڑھ کر جسے چاہا ہے وہ آپ ہیں بی جان۔ میں آپ سے دور رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی اور آپ مجھے میرے والدین کے پاس

Clubb of Quality Content!

بھیجنا چاہتی ہیں۔ رابیل روتے ہوئے بولی۔

رابیل میری بچی مجھے تم سب سے زیادہ عزیز ہو اسلیے تو میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی زندگی پہلے کی طرح گزارو خوش مزاجی اور کھلے دل سے۔ میں تمہیں اس اذیت سے نکالنا چاہتی ہوں میری بچی۔

بی جان میں بہت کوشش کرتی ہوں اس کرب سے نکلنے کی لیکن میں آجا کر پھر اسی میں پھنس جاتی ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ میری زندگی میں اب دکھ ہی رہ گئے ہیں۔ وہ بی جان کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟ وہ بی جان کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے بولی۔

ہاں رابیل پوچھو۔ بی جان اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولی۔

بی جان کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں گے؟؟ میں نے حرام رشتے میں قدم رکھا کیا مجھے معافی مل جائے گی؟ کیا اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو در گزر فرمادیں گے؟؟ میں ہمیشہ دعا

کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے معاف کر دیں کیونکہ ان کی معافی ہی میرے دل کو سکون دے سکتی ہے۔

رابیل اللہ تعالیٰ بے حد مہربان اور بخشنے والا ہے۔ اگر دل سے سچی توبہ کی جائے اپنے گناہ پر سچ میں ندامت محسوس ہو اور آئندہ اس غلطی کو نہ دہرانے کا پکا اردہ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور معاف کر دیتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے بیشک وہی بخشنے ولا بہت رحم کرنے والا ہے۔"

حرام رشتے میں ہونا گناہ ہے لیکن اگر کوئی وہ گناہ چھوڑ دے سچے دل سے معافی مانگ لے اور نیک راستے پر چلنے کی پوری کوشش کرے تو پھر اللہ کی رحمت سے ناامید نہ

ہو۔ شیطان مایوس کرنے کی پوری کوشش کریگا۔ لیکن تم کبھی مایوس نہ ہونا کیونکہ "مایوسی شیطان کا بڑا ہتھیار ہے۔"

بی جان اس دنیا میں وہ واحد انسان ہیں رابیل کے لیے جو اس کی ساری باتوں کو دل سے سنتی ہیں اور اسکے دکھ میں برابر کی شریک ہوتی ہیں۔

بی جان آپ آئندہ کبھی مجھے نہیں کہیں گی کہ آپ مجھے میرے والدین کے پاس چھوڑ آئیں گی۔ میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر بی جان۔ وہ روتے ہوئے بی جان کو بول رہی تھی۔

اور بی جان آپ کو پتہ تو ہے کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ صرف اسلیے نہیں رہتی کہ وہ میری حالت دیکھ کر پریشان ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ میری تکلیف ان کی آنکھوں میں اتر آئے۔ بابا ہمیشہ میری پسند کو اولین ترجیح بناتے رہے میری خوشیوں کے لیے انہوں نے کبھی کوئی کمی نہیں آنے دی میری ہر خواہش کو پسندیدہ چیز کو بغیر کہے میری جھولی میں ڈال دیتے رہے۔ لیکن آج۔۔۔۔۔۔

آج میں نہیں چاہتی کہ وہ میری آنکھوں میں اس انسان کے لیے آنسو دیکھیں جو میرے نصیب کا حصہ نہیں جو میرے لیے بہتر نہیں۔

ایک باپ کے لیے اس سے بڑی ازیت اور کیا ہوگی کہ وہ بیٹی جس کی ہر خوشی کو وہ اپنی کامیابی سمجھتے تھے آج اس کی سب سے بڑی خواہش وہ پوری نہ کر سکیں۔ میں ان کی آنکھوں میں وہ بے بسی وہ ٹوٹا ہوا حوصلہ نہیں دیکھ سکتی اسلیے دور رہتی ہوں تاکہ میری ادھوری محبت کا دکھ ان کی آنکھوں میں نہ اترے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان!

"بے بسی ایک ایسا جان لیوا مرض ہے جو انسان کو اندر سے نگلتا چلا جاتا ہے یہ وہ خاموش زہر ہے جو جسم کو نہیں روح کو مفلوج کر دیتا ہے"۔ جب آنکھوں کے سامنے کوئی بے بس نظر آتا ہے میرے دل میں ایک ایسی ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جاتی ہے جس کا شور صرف میری روح سنتی ہے۔ میں بے بسی میں تڑپتے چہروں کو دیکھ نہیں سکتی۔ وہ لرزتی نگاہیں وہ خاموش فریادیں میری اندرونی دنیا کو ویران کر دیتی ہیں۔ میرے لیے بے بسی صرف

ایک حالت نہیں یہ ایک ایسا کرب ہے جو ہر بار میرے دل کو اداس کر دیتا ہے جیسے کوئی لمحہ سانس لینا بھلا دے۔

اور پھر میں بابا کو کیسے بے بس دیکھ سکتی ہوں۔ میں دعا گو ہوں کے اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کو کسی بھی طرح کی "بے بسی جیسے کربناک عذاب میں مبتلا نہ کرے کیونکہ یہ وہ درد ہے جس کی کوئی دوا نہیں کوئی پناہ کوئی چارہ نہیں ہوتا سوائے رب کے رحم کے"

رابیل اتنی سمجھداری کی باتیں تم کہاں سے سیکھتی ہو؟؟ بی جان رابیل کی دانشمندانہ باتیں سن کر بولتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابیل آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

اس سے پہلے کہ بی جان اس سے کوئی اور سوال کرتی وہ بات ہی بدل دیتی ہے۔

بی جان چھوڑیں یہ ساری باتیں۔ مجھے بتائیں پھر کب میں نے جانا ہے اس پینٹنگ ایگزیبیشن میں۔ رابیل بی جان کے کندھے پر سر رکھ کر پوچھتی ہے

رابیل کی یہ بات سن کر بی جان کی جان میں جان آتی ہے۔ انہیں رابیل کے اس فیصلے سے اتنی خوشی ہوتی ہے جیسے رابیل نے اپنے لیے نہیں ان کے لیے کوئی جینے کی وجہ ڈھونڈ دی ہو۔

میں نے امتیاز صاحب کو کال کی ہے وہ آج یا کل میں بتا دیں گے۔ پھر میں تمہیں بتاتی ہوں۔ تم تب تک اپنی پینٹنگز نکال کر صاف کرو کچھ نئی پینٹنگز بناؤ۔ بی جان اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولتی ہیں۔

جی اچھا بی جان۔ اب میں نماز پڑھ لوں۔ یہ کہہ کر رابیل وضو کرنے کے لیے واش روم میں جاتی ہے۔ اسکے چہرے سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی ہوتی ہیں۔ وہ صوفے سے اپنا دوپٹہ اٹھاتی ہے اور اسکا حجاب کرتی ہے۔ پھر وہ جائے نماز بچھا کر نماز کے لیے کھڑی ہو جاتی ہے۔

سکون سے نماز پڑھنے کے بعد وہ بہت لمبی دعا کرتی ہے۔ دعا کے بعد وہ جائے نماز اٹھا کر اسے سائیڈ پر رکھ کر دوپٹہ اتار کر صوفے پر رکھتی ہے اور سونے کے لیے بستر پر آ کر لیٹ

جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرتی ہے، کافی دیر کروٹ بدلنے کے بعد وہ نیند کی گہری آغوش میں چلی جاتی ہے۔

رات کے تین بج رہے تھے جب رابیل کی تہجد کے لیے آنکھ کھولی، ہر طرف سناٹا اور گہری خاموشی تھی۔ وہ آرام سے بستر سے اٹھی۔ وضو کر کے وہ جائے نماز پر نفل پڑھنے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

کچھ نفل پڑھنے کے بعد وہ جائے نماز پر بیٹھی رہی اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے لگ گئی۔ اللہ تعالیٰ اور بی جان کے علاوہ رابیل کسی سے کبھی کھل کر بات نہیں کرتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو وہ پہلے تو اشک بار ہوئی پھر اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کا حال سنانے لگی۔

"وہ مجھے کہتا تھا کہ اگر تم مجھے نہ ملی تو میں مر جاؤں گا یا پاگل ہو جاؤں گا، اور میں اسے سچ مان لیا اور میں ڈرتی تھی کہ کہیں وہ ایسا نہ کر لے میں اسے ہمیشہ سمجھاتی تھی کہ وہ ایسا نہ کرے ہمیشہ مجھ سے بڑھ کر اپنی فیملی کو عزیز رکھے کیونکہ میں اسے اس کے ماں باپ کے لیے

اذیت نہیں بنا سکتی تھی۔ اتنے کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کی سسکیاں اس کی سوجھی ہوئی آنکھیں شائد کچھ عرصے کے لیے اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔ اور اس کی ان سب سے جان جاتی تھی وہ ان سب کو یاد کر کے اذیت میں رہتی تھی۔"

رات کے پہر جب ہر طرف سناٹا ہوتا تھا کوئی نہیں جاگتا تھا وہ اکیلی اپنے رب کے روبرو ہوتی تھی اور اپنا درد اپنے رب سے بیان کرتی تھی۔ یہ دکھ کتنا عرصہ اس کے ساتھ رہے گا اسے نہیں معلوم تھا۔ لیکن جتنا عرصہ بھی رہے گا اس کا درد اس کے دل میں ہمیشہ رہے گا۔

وہ رونے اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے میں اتنی مصروف تھی کہ کب فجر کی آزان ہوئی کب بی جان اٹھی اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔

فجر پڑھنے کے بعد وہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگ گئی۔ اور تلاوت کے فوراً بعد وہ سو گئی تھی۔

(******)

رابیل بی بی! رابیل بی بی!۔ بی جان کب کی آپکا انتظار کر رہی ہیں ناشتے پر۔ اٹھ جائیں۔ ملازمہ جو صبح صبح کی رابیل کے کمرے میں جا کر شور کرنے لگ گئی، جس سے رابیل کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کیے ہی کافی دیر بیٹھی رہتی ہے پھر آنکھیں ملتے ہوئے وہ بیڈ سے نیچے اترتی ہے اور فریش ہونے کے لیے واش روم میں چلی جاتی ہے۔

فریش ہوتے ہی وہ کمرے سے باہر آتی ہے جہاں بی جان بیٹھی رابیل کا ہی انتظار کر رہی ہوتی ہیں۔ رابیل بی جان کے پاس جا کر بیٹھ جاتی ہے اور ناشتہ کرنے لگ جاتی ہے۔

بی جان یہ سیدہ اماں کیا کھاتی ہیں صبح صبح جو اتنا شور کرتی رہتی ہیں۔ رابیل نیند خراب ہونے کی وجہ سے بی جان سے سوال کرتی ہے۔

مجھے خود نہیں پتہ۔ میں تو خود اتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ سکون سے دھیمے لہجے میں بولا کرو لیکن وہ ہے کہ سنتی ہی نہیں۔

یہ بھی سہی ہے رابیل دودھ پیتے ہوئے بولی۔

ناشتے کے دروان بی جان کو یاد آتا ہے کہ انہیں امتیاز صاحب کی کال آئی تھی۔

رابیل وہ امتیاز صاحب کی کال آئی تھی مجھے وہ بتا رہے تھے کے پرسوں ایگزیبیشن ہے تو پھر تم آج اپنی پینٹنگز اور کینوس وغیرہ باہر نکال کے رکھ لو۔ اگر کسی میں کوئی کمی ہے تو ٹھیک کر لو۔ کیونکہ یہ ایگزیبیشن سال میں ایک دفعہ لگتی ہے اور جس کی پینٹنگز سیلیکٹ ہو جائیں پھر اسے ایک اچھی انٹر نیشنل کمپنی ہائیر کر لیتی ہے اور پھر اس پینٹر کی زندگی سنور جاتی ہے۔ بی جان

اسے مزید معلومات دیتے ہوئے بولی۔

مجھے اتنی معلومات کا کیا کرنا ہے بی جان۔ میں تو بس ایگزیبیشن کی حد تک رضامند ہوئی ہوں باقی میں اتنا سوچا نہیں۔

تم مان گئی میرے لیے یہی بہت خوشی کی بات ہے۔ باقی وقت کے ساتھ ساتھ تم مانتی جاؤ گی بی جان مسکرا کر بولی۔

چلے پھر آج آپ مطالعہ نہ کرنا جو وقت مطالعہ میں گزارتی ہیں آج آپ وہ مجھے دینا میری پینٹنگز کی کمیاں بتانا تاکہ میں ٹھیک کر لوں۔

ٹھیک ہے تم ناشتہ کر لو پھر باہر لان میں لے آنا۔ آج موسم بھی اچھا ہے تو اچھے سے کام ہو جائے گا۔

جی بی جان۔۔

(*******)

صبح کا وقت تھا، مگر گیلری کی دیواروں پر سکون نہیں، تناؤ چھایا ہوا تھا۔ ہر قدم، ہر سانس، ہر لفظ ناپ تول کے نکل رہا تھا۔ پورا اسٹاف چپ چاپ اپنی جگہ پر مستعد تھا، جیسے کوئی فوجی پریڈ ہو۔

"سرمد سر آرہے ہیں۔"

یہ الفاظ ریسپشن پر بیٹھی خاتون نے کے لبوں سے نکلے، اور پھر پورے دفتر میں ایک بے آواز زلزلہ سا دوڑ گیا۔

گیلری کے باہر ایک میٹ بلیک رولز رائس کو لین آکر آہستگی سے رکی۔

گاڑی کے دروازے پر ایک گارڈ نے جھک کر دروازہ کھولا۔

اور باہر نکلا

سَرمد سکندر قریشی۔۔۔

کوئی شور، کوئی اعلان نہیں... بس ایک ایسی پریزینس جو خاموشی سے ہر نظر کو قید کر لے۔

سفید رنگت جیسے برف میں چمکتی روشنی، قد دراز، چہرے کی تراش ایسی جیسے کسی ماہر سنگ تراش نے ہاتھ سے بنائی ہو۔ سیاہ تھری پیس سوٹ، سفید شرٹ۔ سیاہ کوٹ ریشمی سلک ٹائی، اور پالش شدہ جوتے جن میں روشنی عکس بن کے جھلک رہی تھی۔

بھوری گہری آنکھوں پر ٹوم فورڈ شیڈز، کلائی پر مہنگی گھڑی رولیکس ڈیٹونا کرونوگراف۔ اس کے ہاتھوں کی نسیں صاف نظر آتی تھی جیسے اس نے سخت محنت کی ہو۔ اسکی چال میں نہ جلدی تھی اور نہ سستی،

ہر قدم ایسے پڑ رہا تھا جیسے زمین اس کے اشارے پر چلتی ہو۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک بادشاہ ہو، جس میں خوداعتمادی اور عزت کی جھلک ہو

کوئی بات نہ ہوئی، مگر پورا آفس جان چکا تھا

The boss is in.

جیسے ہی وہ گیلری کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوا،سامنے سے آنے والا ہر ملازم سیدھا ہو گیا۔ کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ آنکھیں ملا سکے۔

ایک نظر ڈالی دیوار پر لگی پینٹنگز، شیشے میں بند آرٹ ورک، لائٹنگ، مجسمے،سب کچھ چند سیکنڈ میں اسکین کر لیا۔

اچانک اس کی آواز گونجی، دھیمی مگر بے حد گہری۔

"Who place the Florance sculpture in the south wing".

کے پیچھے ایک جونیئر کیوریٹر کانپتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔اس

س۔سر۔۔وہ۔۔۔میں۔۔نے

سرمد نے آہستہ سے چشمہ اتارااور مجسمے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

It's not just an Art.Its Alignment ,This piece is 3 inches off.

گردن موڑی اور کیوریٹر کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔ پھر

Mistakes Don't Stay in my Gallery. People Who make them....Don;t either..

پھر صائم آگے بڑھا

سر آج کی میٹنگ کا شیڈول کنفرم کردوں؟؟

سرمد نے مختصر سا جواب دیا۔

I don't Do meetings….I take Decisions.

پھر وہ اپنے آفس کی طرف آگے بڑھا۔ گیلری کے پالشڈ ماربل فرش پر اسکے جوتوں کی آواز گونجتی جارہی تھی، کیبن میں داخل ہو کر اپنی لیدر چیئر پر بیٹھا۔ فائل کھولی اور لیپ ٹاپ آن کیا۔

سامنے بیٹھے مینیجرز پر نگاہ ڈالی، کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کوئی کچھ بولے،

پھر سرمد نے کام اور انٹینس لہجے میں کہا۔

Let me make one thing very clear.

In this Gallery Art breathe because I allow it, And people stay …because they deserve it.

وہ ایک ایسی سائیلینٹ پرسنیلٹی رکھتا تھا جو شور نہیں کرتا تھا۔ مگر اسکی موجودگی شور مٹا دیتی تھی۔

اسکی نظر میں "پرفیکشن کوئی عادت نہیں فطرت ہے۔ وہ ایک معمولی زاویہ بھی فوراً بھانپ لیتا تھا۔"

وہ زیادہ بولتا نہیں تھا لیکن جب بولتا تھا تو ہر لفظ یاد رہتا تھا۔ اگر وہ بولے تو سننے والا گھنٹوں اسکی باتیں سن سکتا تھا اسکے بولنے کے انداز میں اتنی مہارت اور اتنی مٹھاس تھی کہ اسکی باتیں دل پر لگتی تھی۔

اسکی زندگی میں ڈیسپلن، ریفائن اور فلی کنٹرول تھا۔ وہ ایموشنز نہیں رزلٹ دیکھتا تھا۔

"نہ دوست، نہ دشمن، صرف معیار"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ساری ای میلز کو چیک کر کے وہ صائم کو ایک نظر دیکھتا ہے جو اسکے پاس کھڑا سب نوٹ کر رہا تھا۔

صائم ایگزیبیشن کی مکمل انفارمیشن بتاؤ مجھے۔ سرمد اپنے آفس میں بیٹھا کچھ ڈیزائن فائنل کرتے ہوئے بولتا ہے۔

سر پرسوں ہے یہ ایگزیبیشن۔ اور اس میں پورے پنجاب کے بیسٹ پینٹرز نے اپنا نام انرول کروایا ہے۔ زیادہ تر لڑکیاں ہیں۔ اور سب اعلی سے اعلی پینٹرز ہیں۔

ہمیں اپنی کمپنی کے لیے ٹاپ تھری بیسٹ پینٹرز چاہیے بس۔ اور ان سب کی پانچ پانچ پینٹنگز ہماری کمپنی کی آرٹ گیلری میں ہوں گی۔ پھر ان تین میں سے جس کی سب سے زیادہ پینٹنگ پسند کی جائے گی اس کے ساتھ ہم اپنا لائف ٹائم کنٹریکٹ سائن کروا کر اسے اپنی پرسنلر پینٹرز میں شامل کریں گے۔ وہ صرف ہمارے لیے کام کرے گی پھر۔ سر مد اپنے حکم والے انداز میں بولتا جارہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اوکے سر۔

میری میٹنگ ارینج کرواؤ ایگزیبیشن منعقد کرنے والوں کے ساتھ۔ مجھے ان سے کچھ ڈسکس کرنا ہے۔

اوکے سر

اور پورے آرٹ گیلری کی آج کی اپڈیٹس ہائی لائٹ کر کے یہاں ٹیبل پر رکھ دینا۔

جی سر۔

اور آج مجھے آکشن میں بھی جانا ہے اسلیے میرے پاس ٹائم نہیں ہو گا۔۔ جو بھی کرنا ہوا ٹائم سے کرنا۔۔

وہ یہ کہہ کر پھر سے نظریں ٹیب پر جمائے کچھ دیکھنے لگ گیا تھا۔ وہ اپنے کام کو لیکر بہت سنجیدہ تھا اسے پاس وقت بلکل نہیں ہوتا تھا اور وہ نہ ہی وقت ضائع کرتا تھا۔

(******)

اسلام آباد کے عالیشان ہال میں رات کی رونق کچھ الگ ہی تھی۔۔ چمکتی ہوئی کرسٹل لائٹس، نرم روشنیوں کے درمیان مہمان عالیشان لباس میں ملبوس ہاتھ میں گلاسز تھامے، ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ یہ لوگ ملک کے امیر ترین اور طاقتور کاروباری حضرات تھے۔ آج کا موقع خاص پینٹنگ آکشن کا تھا جہاں نایاب فن پارے نیلام کیے جاتے تھے۔

سرمد جو خود بھی ایک کامیاب بزنس مین تھا، آج اس تقریب میں کچھ خاص خریداری کے ارادے سے آیا تھا۔ وہ ایک سنجیدہ اور پراعتماد انسان تھا۔ جس کی آنکھوں میں کاروباری دنیا کی چمک تھی مگر آج اسکی نظریں ایک چیز پر تھیں۔۔ایک مخصوص پینٹنگ جو اسکے لیے بہت معنی رکھتی تھی۔

آکشن کا آغاز ہوا۔۔۔

نیلامی کار نے ایک لفافہ کھولا اور سب کی توجہ اس خوبصورت پینٹنگ کی طرف مبذول کروائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خواتین و حضرات آپ کے سامنے پیش ہے شام کی خاموشی ایک نادر فن پارہ جس کی ابتدائی قیمت طور پر پچاس لاکھ روپے مقرر کی گئی ہے۔

کمرے میں ہلکی سی سرگوشیاں سنائی دیں۔

چند حاضرین نے سر ہلایا، اور چند نے اپنے ہاتھ آہستہ آہستہ اٹھانے شروع کیے۔۔

آکشن کی جنگ۔۔۔

سرمد نے ہاتھ اٹھایا

!60لاکھ

ایک دوسرے تاجر نے فوراً جواب دیا۔۔

70لاکھ۔

سرمد نے نظر جمائی پھر کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

85لاکھ۔

مقابل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

90لاکھ۔۔

دوسری طرف سے اور تاجر بھی بول پڑے

ایک کڑور

کمرے کی ہوا میں تناؤ بڑھ گیا۔۔سب کی نظریں ان دو افراد پر تھیں جنہوں نے سب سے زیادہ بولی دی تھی۔۔

سرمد نے ایک لمحے کے لیے اپنی نظریں پینٹنگ پر جمائیں پھر آہستہ سے کہا۔۔

ایک کڑور دس لاکھ۔۔

آکشن ہال میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی، پھر سب نے اندازہ لگانا شروع کیا کہ اگلا قدم کیا ہو گا۔۔

مقابل نے غور سے سرمد کو دیکھا پھر اسے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔۔

ایک کڑور بیس لاکھ۔۔

یہ سرمد کے لیے بڑا چیلنج تھا وہ جانتا تھا کہ یہ ڈیل اس کے لیے صرف کاروبار نہیں بلکہ ذاتی اہمیت رکھتی ہے۔۔اس نے گہری سانس لی اور اپنی جیت کی حکمت عملی پر غور کیا۔۔

پھر اس نے نرم لیکن پراعتماد انداز میں کہا۔۔

ناول کلب
Clubs of Quality Content

ایک کرور پچاس لاکھ۔۔

کمرے کی ہوا میں دوبارہ سکوت چھا گیا۔۔سب کی نظریں سرمد اور اس کے حریف پر تھیں۔۔آخر کار مقابل نے ناکامی کا اشارہ دیا اور کہا۔۔

یہ میری آخری بولی ہے۔

نیلامی کار نے فوری طور پر کہا۔۔

ایک کرور پچاس لاکھ روپے میں پینٹنگ سرمد سکندر قریشی کو دی جاتی ہے۔۔

کمرے میں تالیاں گونجنے لگیں۔۔سرمد نے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر ہلکی سی مسکراہٹ دی اس مسکراہٹ کے پیچھے گہرا مقصد چھپا تھا۔۔

آکشن ہال کے دروازے کھلتے ہی سرمد باہر نکلا۔۔اس کی سانس میں ابھی تک کامیابی کا جوش تھا اور آنکھوں میں ایک خاص چمک وہ لباس میں مکمل دھیان رکھتا تھا۔۔

ایک خوبصورت مہنگے تھری پیس سوٹ اور مہنگی گاڑی پہنے وہ ایک ہینڈ سم ریچ بزنس مین ہی لگ رہا تھا اور ان سب سے زیادہ نمایاں اس کا اعتماد اور چہرے کی سنجیدگی تھی جو ایک حقیقی رہنما کی پہچان تھی۔۔

چند قدم چلتے ہوئے کئی کاروباری حضرات اس کے قریب آئے۔ان کی نگاہیں سرمد کی شخصیت پر مرکوز تھیں۔

واہ سرمد صاحب آپ کی کارکردگی واقعی لاجواب ہے۔۔آج کی نیلامی میں آپ نے کمال کر دکھایا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک اور نے کہا۔۔

بلکل یہ صرف پیسوں کا کھیل نہیں ہوتا، بلکہ سمجھداری کا کھیل ہوتا ہے اور آپ نے یہ کھیل بہت ہوشیاری سے کھیلا۔۔

لڑکیاں تو آپ پر مرمٹی ہونگی۔آپ کی شخصیت اور انداز واقعی دل کو بھا گیا۔۔

ایک نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

سرمد نے ہلکی سی مسکراہٹ دی اور کہا۔۔

شکریہ۔۔ لیکن کامیابی کا کوئی راز نہیں سوائے محنت۔ دماغ اور پرفیکشنزم کے۔۔

سرمد صاحب اگلے پراجیکٹ کے لیے ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ کام کریں۔۔ آپ کی مہارت ہمارے لیے بہت قیمتی ہوگی۔۔

ایک اور بزنس مین بولا۔۔

ہمارا نیا آفس آپ کے مشورے اور مدد کے بغیر مکمل نہیں ہوگا۔۔ ہمیں آپ کے تجربے کی ضرورت ہے۔

سرمد نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا میں کوشش کرونگا کہ آپ لوگوں سے جلد ملاقات کروں۔۔ ہم مل کر بات کریں گے پھر۔۔

یہ تمام ملاقاتیں ختم کر کے سرمد اپنی مہنگی بی ایم ڈبلیو گاڑی کی طرف بڑھا۔ڈرائیور نے دروازہ کھولا۔۔اور اس کی گاڑی کے پیچھے دو باڈی گارڈز کی گاڑیاں بھی ساتھ چلنے لگی۔۔

گاڑی کے اندر بیٹھ کر سرمد نئے بزنس کی سوچ رہا تھا۔

اور کچھ ہی لمحوں میں وہ گھر پہنچ گیا۔۔

(********)

رابیل اپنی ساری پینٹنگز لیکر باہر لان میں آتی ہے۔

بی جان آپ میری پینٹنگز میں کمی بتانا اگر کوئی ہوئی تاکہ میں اس کو ٹھیک کر لوں۔رابیل پینٹنگ کو ترتیب دیتے ہوئے بولتی ہے۔

مجھے پینٹنگ کا اتنا کچھ پتہ نہیں لیکن ہاں جہاں مجھے کمی لگی میں ضرور بتاؤ نگی۔بی جان اس کی پینٹنگ دیکھ کر بولتی ہیں۔

بی جان آپکو پتہ ہے میں ان پینٹنگ کا نام بھی رکھا ہوا ہے۔ میں آپ کو ایک ایک کر کے اپنی پینٹنگ کا نام اور پیچھے کا مطلب سمجھاتی ہوں تا کہ آپ کے لیے مجھے بتانا آسان ہو کہ میری پینٹنگ میں کدھر کمی ہے۔

ہاں یہ تم نے بلکل ٹھیک کہا ایسے مجھے پتہ بھی چل جائگا۔ بی جان دلچسپی لیکر بولتی ہیں۔

بی جان میری اس پینٹنگ کا نام ہے ”مسکراہٹ کے پیچھے“ اس کو میں نے اندر کے دکھ، جھوٹی مسکراہٹ، اور سب ٹھیک ہے کا دھوکہ پر بنائی ہے۔

واہ تھیم تو کافی اچھا ہے بی جان اس کے تھیم کو پسند کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

یہ پینٹنگ ایسے بنی ہوتی ہے کہ اس میں آدھا چہرہ دکھایا جاتا ہے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ہوتی ہے، لیکن آنکھوں میں آنسو، تھکن اور خالی پن ہوتا ہے۔ چہرے کے آدھے حصے میں میک اپ ہوا ہوتا ہے اور باقی آنسو کی لکیر بنی ہوتی ہے۔ بیک گراؤنڈ میں آئینہ ہے جس میں مسکراہٹ ہوتی ہے مگر پیٹھ پیچھے اندھیرا اور بکھری ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔

پینٹنگ اور اس کا تھیم تو بہت اچھا ہے رابیل میں اس پینٹنگ کو فل مارکس دونگی۔بی جان اس کی تعریف کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

بی جان میری دوسری پینٹنگ کا نام "خاموش چیخ" ہے اور یہ ایسے بنائی گئی ہے کہ ایک عورت کا عکس پانی کے اندر ہوتا ہے۔ہاتھ منہ پر جیسے چیخ رہی ہو مگر آواز باہر نہیں آرہی ہوتی۔رابیل نے اس پینٹنگ کے لیے جو رنگ استعمال کیے ہوتے وہ نیلا،سیاہ اور جامنی ہوتے ہیں جو اندر کی گھٹن کو بیان کرتا ہے۔اور ایک طرف پانی میں تیرتے خطوط،یادیں کاغذ اور ٹوٹے لفظ ہوتے ہیں جیسے کہانی چھپ گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زبردست۔اس پینٹنگ میں بھی کوئی کمی نہیں بہت اچھی ہے یہ بھی۔

میری یہ تیسری پینٹنگ کا نام "یادوں کی راکھ" نام ہے اس کا تھیم یہ ہے کہ محبت کی یادیں ختم ہو گئیں مگر ان کی راکھ اب بھی سینے میں ہے۔

اس میں ایک ایسا انسان بنایا گیا ہے جو پرانے خط اور تصویر کو جلا رہا ہوتا ہے اور اس کی راکھ فضا میں اڑ رہی ہوتی ہے اور راکھ سے الفاظ بنتے جاتے ہیں جیسے، کاش،اگر،اور کیوں کہ۔

اور بلکل ایک سائڈ پر دل کا کونہ جلتا دکھ رہا ہوتا ہے۔اس میں سیاہ راکھ سرخ دل اور تھوڑا سنہرا رنگ استعمال کیا گیا ہے

چوتھی پینٹنگ جس کا نام "وہ پل جو مر گئے" یہ وہ لمحات کو ظاہر کرتا ہے جو کبھی محبت کے تھے اب یادوں کا قبرستان ہے بس۔

اس میں پارک کے بینچ پر ایک لڑکی تنہا بیٹھی ہوتی ہے برابر والی جگہ خالی ہوتی ہے مگر اس خالی جگہ کا سایہ کسی انسان کا ہوتا ہے۔ارد گرد دھند، خزاں کے پتے اور نیلا آسمان ہوتا ہے جیسے وقت رک گیا ہو۔

دوسری طرف ہاتھ میں ایک کتاب ایک پرانا تحفہ ہوتا ہے جو اب صرف ایک بوجھ ہے۔

بی جان میں آپ کو اپنی ساری پینٹنگ کے بارے میں اب ایک دفعہ بتاتی ہوں آپ پھر مجھے ایک دفعہ ہی بتانا سب۔

چلو ایسے کر لیتے ہیں۔بی جان رابیل کی ہاں میں ہاں ملاتی ہیں۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان میری یہ والی پینٹنگ کا نام "تنہائی کا عالم" اور یہ میں نے اکیلی روح کا کرب اور خاموشی کے درد کو بیان کرنے کے لیے بنائی ہے۔

اس پینٹنگ میں ایک تنہا انسان کھڑا ہوتا ہے سمندر کنارے،اور اس کے گرد و نواح میں دھواں ہوتا ہے جیسے اندر کا غم چھپایا جا رہا ہو۔ آسمان پر ابھرتے ہوئے سیاہ بادل اور کہیں دور ایک چمکتی روشنی ہوتی ہے اور اس انسان کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا پھول اور ایک طرف دیا ہوتا ہے۔

میری یہ پینٹنگ کا نام ہے "دھوپ او سایہ" یہ میں نے زندگی کی تلخ حقیقت اور امید کی کرن کو مدِ نظر کر کے بنائی ہے

اس میں ایک انسان بنایا گیا ہے جس کے ایک طرف سیاہ سایہ اور دوسری طرف روشنی ہے۔ سایہ میں دکھ غم اور مایوسی کی اشکال ہوتی۔

روشنی میں دعا کرتے ہوئے ہاتھ پرندے اور پھول

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ مشکل وقت میں اللہ کی طرف رجوع اور سکون کی تلاش ہی سب کچھ ہے۔

بہت خوب یہ ہوئی نہ امید کی کرن والی بات۔ بی جان کو یہ پینٹنگ اور تھیم پسند آتا ہے تو وہ فوراً بولتی ہیں

شکریہ بی جان۔ بس یہ لاسٹ والی دو رہ گئی یہ بھی میں آپ کو بتا دیتی ہوں تاکہ آپ کے لیے آسانی ہو میری پینٹنگ کی کمی نکالنے میں

بی جان یہ پینٹنگ کا نام ہے "دل ٹوٹا تو رب ملا" اس کو میں نے کیلی گرافی کی شکل دینے کی بھی کوشش کی ہے۔

پینٹنگ میں دل کا خاکہ بنا ہوتا ہے جو شکاف زدہ ہوتا ہے۔

اس دل کے بیچ سے نور یعنی کہ روشنی نکل رہی ہوتی ہے جس میں یہ جملہ لکھا ہوتا ہے "دل ٹوٹا تو رب ملا

دل کے آس پاس خالی پن اور اندھیرے کی جھلک ہے

سیاہ، سفید اور تھوڑی سی نیلی اور سنہری روشنی ہوتی ہے۔

ایک طرف ٹوٹا پن اور دوسری طرف روحانی سکون کا رنگ۔

بی جان یہ لاسٹ پینٹنگ جس کا نام "خاموشی میں رب" ہے

یہ پوری پینٹنگ سفید ہوتی ہے اور درمیان میں خاموش اور دل کو چھو جانے والی لائن لکھی ہوتی ہے "جب کوئی نہ رہا تب رب ملا"

ارد گرد ہلکی سی لکیریں جیسی سانسیں یا نبض کی حرکت اور زندگی کی ساری ڈور رب کے حوالے۔

ابھی لاسٹ پینٹنگ کا بتا ہی رہی ہوتی کے بادل گرجنے لگتے ہیں۔

رابیل آسمان کو دیکھتی ہے جس پر بادل چھائے ہوتے ہیں بارش ہونے کے امکانات سو فیصد تھے۔ رابیل آسمان سے نظریں ہٹا کر بی جان کو دیکھتی ہے۔

بی جان سیدہ اماں اور مالی بابا کو آواز دیں یہ نہ ہو میری پینٹنگ بارش کے پانی میں بہہ جائیں ساری خراب ہو جائیں۔رابیل ایک دو پینٹنگ ہاتھ میں اٹھا کر اندر لیکر جاتے ہوئے بولتی ہے۔

وہ جلدی سے ایک ایک کر کے ساری پینٹنگز اندر رکھتی ہے

جب وہ ساری پینٹنگ اندر لے جاتی ہے تو طوفانی بارش ہونے لگتی ہے۔

رابیل شکر ادا کرتی ہے کہ وقت سے پہلے پینٹنگ اندر لے آئی نہیں تو ساری محنت ضائع ہو جاتی۔

بی جان بتائیں آپ کیسی لگی میری پینٹنگز۔رابیل لاؤنج میں آکر بولتی ہے۔

رابیل تمہاری ساری پینٹنگز ہی زبردست ہیں لیکن جو لاسٹ والی دو ہیں جن میں تم نے اللہ کا ذکر کیا بہت بہترین تھیم ہے۔مطلب بھی اچھے سے واضح ہوا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سہارا نہیں دیتا۔اور رب ہی سب ہے۔

Clubb of Quality Content

بی جان تو کیا میری پینٹنگ سلیکٹ ہو جائیں گی ایگزیبیشن میں۔

اس دفعہ تمہاری پینٹنگز ہی سلیکٹ ہوں گی اور سب سے بڑی آرٹ گیلری "دی میوز آرٹ ہاوس" میں رکھی جائیں گی۔ انشاء اللہ

بی جان آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ رہی کہ میری ہی سلیکٹ ہوں گی۔ رابیل حیرت سے پوچھتی ہے۔

میری بچی جب کوئی دل سے محنت کرتا لگن سے کوئی کام کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی محنت کو ضائع نہیں کرتے تو دیکھ لینا تمہاری محنت بھی ضائع نہیں ہو گی۔

بی جان تو اور بھی لوگوں نے محنت کی ہو گی تو ان کی بھی تو سلیکٹ ہو سکتی ہیں نہ۔ رابیل نے سوال کیا۔

ہو سکتا ہے ان کی بھی سیلکیٹ ہو جائیں لیکن تمہاری بھی ضرور ہوں گی۔ اندھیرے کے بعد اجالہ آتا ہے نہ تو تمہاری زندگی میں اجالے کا وقت ہو گا اس کے بعد سے کیونکہ اللہ تعالیٰ

اپنے بندے کے صبر کا پھل اسے ضرور دیتے ہیں۔ تم نے جو تکلیف اور درد سہا اس کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔

چلے دیکھتے ہیں اگر میری پینٹنگ سیلیکٹ ہوئی تو ٹریٹ میری طرف سے۔ رابیل خوشی سے کہتی ہے۔

ضرور۔ بی جان مسکرا کر جواب دیتی ہیں۔

بی جان آئیں نا بارش میں دیکھیں بارش کتنی اچھی لگ رہی ہے۔ رابیل کو بارش میں بھیگنا بہت پسند ہوتا ہے۔

نہ میں جاؤنگی اور نہ تم کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ تم بیمار ہو اور ہمارے درمیان لگی شرط وہی کی وہی رہ جائے۔ بی جان اسے تنگ کرتے ہوئے بولتی ہیں

بی جان اب اتنی بھی نازک جان نہیں ہے میری جو اس بارش سے بیمار ہو جاؤں۔ رابیل مزید بولتی ہے۔

اس دفعہ تو نہیں لیکن ایگزیبیشن کے بعد جو بارش ہوئی اس میں ضرور تم بھیگ لینا۔ لیکن ابھی میں تمہارے بیمار ہونے کا رسک نہیں لے سکتی۔

بی جان۔۔۔۔وہ شکل بنا کر بولتی ہے۔

چلیں پھر میں آج آپ کو اس موسم کی ڈیمانڈ کے مطابق اپنے ہاتھ کے پکوڑے بنا کر دیکھاتی ہوں۔ رابیل کچن کا رخ کرتے ہوئے بولتی ہے۔

ہاں یہ ٹھیک ہے تم پکوڑے بناؤ اور میں نماز پڑھ لوں تب تک عصر کی۔

نماز تو ابھی میں نے بھی پڑھنی ہے۔ بی جان۔ رابیل ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولتی ہے

میں اب پہلے نماز پڑھتی ہوں پھر بناؤنگی پکوڑے۔ کیونکہ نماز پہلے کام بعد میں۔ رابیل کچن سے واپس مڑتے ہوئے بولتی ہے۔

(*******)

بارش چھت پر تھپ تھپاتی ہوئی بج رہی تھی، جیسے آسمان بھی کوئی بھولا ہوا غم رو رہا ہو، باہر کالی گھٹائیں بے رحم انداز میں پورے شہر پر چھا چکی تھیں۔ کمرے کی مدھم پیلی روشنی میں سرمد ایک بڑے پینورامک شیشے کے سامنے کھڑا تھا، خاموش ساکت جیسے کسی صدی پرانا مجسمہ ہو۔

کھڑکی کے باہر بارش کا منظر دل کو چیرتا تھا مگر سرمد کی آنکھیں اس منظر سے کہیں دور بہت دور ماضی میں گم تھیں۔۔

پیچھے سے صائم دبے قدموں آیا اس نے سر جھکا کر نرم آواز میں کہا۔۔

سر آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟

صائم نہ صرف سرمد کا پرسنل اسٹنٹ ہی نہیں اس کا دوست اس کا ساتھی سب تھا۔

سرمد نے آنکھوں کا زاویہ بدلے بغیر آہستگی سے سر ہلایا۔

آپ جیسے کامیاب پرکشش، سمجھدار انسان نے کبھی شادی کیوں نہیں کی؟؟

سرمد کے چہرے پر طنزیہ سی اداسی ابھری۔اس نے خاموشی سے شیشہ تھوڑا صاف کیا جیسے بارش کو دیکھنے میں کچھ رکاوٹ آ رہی ہو۔۔ پھر آہستگی سے بولا۔۔

کیونکہ مجھے آج تک کوئی میرے جتنا مکمل میرے جتنا پرفیکٹ نظر نہیں آیا۔۔

صائم نے حیرت سے پلکیں جھپکیں۔

لیکن سر ”محبت تو پرفیکٹ ہونے کا نام نہیں۔یہ تو ٹوٹے ہوئے لوگوں کا بندھن ہوتا ہے، خلوص ہوتا ہے خواب ہوتے ہیں۔۔۔خامیوں کے ساتھ جینا ہوتا ہے۔۔“

سرمد کا چہرہ ایک لمحہ کے لیے سن ہوا، آنکھوں کے نیچے ہلکی سی نمی جھلکنے لگی۔۔اس نے لبوں کو بھینچا جیسے ایک پرانا زخم پھر سے کھل گیا ہو۔۔

محبت وہ ہنسا۔۔۔۔ مگر وہ ہنسی اندر سے خالی تھی۔

پھر وہ پلٹا اس کے قدموں میں گونج تھی جیسے اس محل کی دیواریں اس کے درد کو جذب کرنے کی عادی ہو چکی تھیں۔۔

صائم تم جاؤ۔۔

آواز میں سرد مہری تھی۔۔

سرمد نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے قیمتی گھڑی اتاری اور برستی بارش میں سوئمنگ ایریا کی طرف بڑھا

بارش اب طوفان میں بدل چکی تھی۔پانی میں ہر دھچکا ہر تیرنے کی حرکت جیسے اس کے اندر کے غصے اور ٹوٹ پھوٹ کا اظہار تھا۔

بارش کی ہر بوند اس کے جسم پر پڑ رہی تھی۔۔

سرمد کو اپنا بچپن یاد آتا ہے جو اس کا ایسا ماضی بنا ہوا تھا جو اسے ہمیشہ تکلیف ہی دیتا تھا۔

وہ کافی دیر سوئمنگ کرتا رہا۔۔اور اسکے ارد گرد مکمل خاموشی تھی۔

(******)

اگلی صبح ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد بی جان گھر کال کرتی ہیں

کیسی ہو تسنیم ؟؟ تسنیم رابیل کی ماما ہوتی ہے

میں ٹھیک ہوں بی جان آپ سنائیں کیسی ہیں ؟ رابیل کیسی ہے۔

ہم دونوں بھی الحمداللہ ٹھیک ہیں۔ اتنے دن ہو گئے کوئی خبر نہیں کہاں مصروف ہو تم سب لوگ۔ بی جان اتنے دن اپنے بیٹے اور بہو کی خیر خبر نہ ملنے پر فکر مند ہوتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

مصروفیت ہی اتنی ہوتی ہے بی جان کہ وقت ہی نہیں ملتا۔ عریبہ کے پیپر ہو رہے تو میں ہی اسے تیاری کروا رہی۔ عریبہ کو پڑھا کر فری ہوتی تو گھر کے کام ہی ختم نہیں ہوتے بس یہی کرتے کرتے سارا دن گزر جاتا اور رات کو میں اس لیے کال نہیں کرتی کیونکہ مجھے پتہ آپ جلدی سو جاتی ہیں۔

ہاں یہ تو ہے میں اور رابیل دونوں ہی عشاء پڑھ کے سو جاتے ہیں پھر فجر ٹائم اٹھتے ہیں۔

رابیل اتنی جلدی سوتی تو نہیں۔ تسنیم حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

نہیں نہیں۔ اب وہ سو جاتی ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ سارا وقت گزار کر پھر رات کو جلدی سو جاتیں۔

بی جان آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ تسنیم پریشان ہو کر بولتی ہے۔

اتنے میں رابیل بی جان کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

ہاں تسنیم بولو۔ سب خیریت تو ہے نہ۔ بی جان فکر مندی سے پوچھتی ہیں۔

بی جان عادل شادی کرنے والا ہے۔ وہ بھی پسند کی۔ تسنیم رابیل کے لیے پریشان ہو کر بولتی ہے۔

Clubb of Quality Content!

عادل رابیل کا دور کا کزن ہوتا ہے جس نے رابیل کو پیار کے جھال میں پھسا کر شادی کے جھوٹے خواب دیکھائے۔۔ ایک دفعہ وہ رشتہ لینے بھی آیا تھا صرف فار میلٹی کے لیے تاکہ رابیل کو یہ نہ لگے کہ وہ دھوکہ باز ہے۔۔ کیونکہ اسکا خاندان کا بیک گراؤنڈ اچھا نہیں تھا اسلیے رابیل کے گھر والے منع کر دیتے ہیں۔

رابیل پاس بیٹھی ہوتی ہے اسلیے بی جان اچھا جی کے علاوہ کوئی کھُل کر بات نہیں کرتی۔

اچھا پھر کب تک کا ارادہ ہے۔

بی جان ابھی بات پکی ہوئی ہے۔شادی یہی کوئی اسی سال کر دیں گے نہیں تو اگلے سال کے شروع میں کنفرم ہے۔

اچھا چلو اللہ خیر کریگا۔یہ رابیل آگئی ہے تم اس سے بات کرو۔

اسلام و علیکم ماما کیسی ہیں آپ؟

میں بلکل ٹھیک ہوں میرے بچے تم سناؤ کیسی ہو۔

میں الحمداللہ ٹھیک۔بی جان میرا خیال ہی اتنا رکھتی ہیں کہ مجھے کچھ ہونے ہی نہیں دیتی۔

بابا عریبہ یہ سب کیسے ہیں۔رابیل اپنی چھوٹی بہن اور بابا کا پوچھتے ہوئے بولتی ہے۔

سب الحمداللہ ٹھیک ہیں۔تم بتاؤ کب آرہی ہو لاہور؟

ابھی تک تو میں نے اور بی جان نے ایسا کوئی ارادہ نہیں کیا۔ لیکن ہم لوگ جلد ہی کوئی فائنل پلان بنا کر بتائیں گے آپکو۔

اچھا۔ جلدی چکر لگانا یہاں سب تمہیں یاد کرتے ہیں۔

جی ماما۔ اچھا آپ بی جان سے بات کریں پھر۔ آپکو پتہ تو ہے مجھے کال پہ بات کرنی آتی ہی نہیں۔ رابیل ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں ٹھیک ہے بی جان کو دو فون۔

ہاں تسنیم بولو۔

رابیل اٹھ کر جاتی ہے تو بی جان کھل کر بات کرتی ہیں اب۔

دیکھو تسنیم اس کی لائف ہے وہ جو دل ہے کرے۔ اب اگر میری رابیل اپنے ماضی سے نکلنے کی کوشش کر رہی تو میں نہیں چاہتی کہ اسے اس کے ماضی میں پھر سے واپس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بھیجوں۔ اور عادل چاہے پسند کی شادی کرے یا گھر والوں کی مرضی سے ہمیں اس سے کیا لینا دینا۔ اب اس کا ہماری رابیل سے کوئی تعلق نہیں بس بات ختم۔

بی جان یہ بات کرتی ہوتی ہیں کہ رابیل بی جان کی عادل والی بات سن لیتی ہے اور بی جان کے پاس آتی ہے۔

تسنیم میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں مجھے کوئی کام ہے۔ بی جان اتنا کہہ کر فون رکھتی ہیں۔

بی جان آپ نے عادل کا نام لیا؟؟

بی جان خاموش رہتی ہیں۔

بی جان بولے نہ۔ میں ویسے بھی تو اذیت میں ہوں اگر سچ پتہ چل جائیگا تو مجھ پر جو پہاڑ بعد میں گرنا ہے اچھا نہیں پہلے گر جائے۔

بی جان خاموشی توڑتے ہوئے بولتی ہیں

تسنیم بتا رہی تھی کہ عادل شادی کر رہا ہے پسند کی،

پسند کی؟؟؟؟؟؟رابیل خیرانگی سے پوچھتی ہے۔

بی جان آپکو سننے میں غلطی ہوئی ہونی۔رابیل اپنے دل کو جھوٹی تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تسنیم یہی بتا رہی تھی کہ اس کی بات پکی ہوئی ہے اور اب وہ شادی کر رہا۔

رابیل اتنا سن کر خود کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔پھر اٹھ کر کمرے میں جاتی ہے۔

بی جان رابیل کو آوازیں لگاتی ہیں۔مگر رابیل بی جان کی ایک نہیں سنتی اور اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیتی ہے۔

رابیل جائے نماز بچھا کر رونا شروع کرتی ہے۔رابیل اب ادھر اُدھر رونے سے بہتر یہ سمجھتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھ کر روئے۔

رابیل پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیتی ہے۔ اس کے دل پہ جو اذیت اور کرب گزرتا ہے وہ اس کے لیے اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے کہ اس کا بس نہیں چلتا کہ وہ خود کو ختم کر دے۔

اللہ تعالیٰ جی۔ میں اس وقت بلکل لفظوں سے خالی ہوں۔ میرے دل کی کیفیت کا آپ کو بخوبی پتہ ہے میرے مالک میں کیا شکوہ کروں کیا کہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ میں اس کے چھوڑ جانے کے غم میں مبتلا تھی پہلے، اور اب اس کی بے وافائی کا روگ بھی دل میں لگا لوں۔ میرے مالک میرے لیے آسانی پیدا کر میری مدد فرما۔ اپنی اس بندی کو سنبھال لے میرے مالک۔ وہ مسلسل روتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پکار رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

بی جان اس کا دروازہ مسلسل کھٹکھٹاتی ہیں۔

رابیل دروازہ کھولو میری بچی۔ رابیل اپنی بی جان کو اس طرح تنگ نہ کرو۔ میری بچی دروازہ کھولو۔ بی جان مسلسل دروازہ بجاتے ہوئے بولتی ہیں۔

رابیل آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھولتی ہے۔ اور بی جان اند آتی ہیں اور رابیل کو گلے لگا کر تسلی دیتی ہیں۔ رابیل بی جان کے گلے لگ کر مسلسل روتی ہے۔

رابیل اس طرح رو رو کر خود کو ہلکان نہ کرو۔ دیکھنا انشاء اللہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں اتنا بہترین ہمسفر لکھا ہو نا کہ سب رشک کریں گے۔

بی جان صرف آج میں آپ سے اس کی باتیں کر لو اس کے بعد میں کبھی اس کا ذکر نہیں کرونگی۔ کیونکہ اگر میں باتیں دل میں دباتی جاؤنگی تو میں اندر ہی اندر سے ختم ہو جاونگی۔ بی جان وہ بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ کر بولتی ہے۔

تم اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکتی ہو رابیل میں تمہیں پوری توجہ سے سنو گی۔

بی جان! وہ اتنا کہہ کر چپ ہوئی۔ اور رونے لگ گئی۔ آواز جیسے اس کے حلق سے نکلنا ہی نہیں چاہ رہی تھی،۔ وہ اکھڑتے ہوئے سانس کے ساتھ پھر بی جان کو بولی۔

بی جان!

"سمجھدار لوگ محبت نہیں کرتے وہ دل کے فیصلے عقل سے کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ محبت وقت اور جذبات کا نازک کھیل ہے۔ اور وہ اپنی زندگی

کو ایسے کھیل میں نہیں الجھاتے۔ اور اگر غلطی سے دل کسی پر آجائے تو وہ ایک بار رشتہ بھیج کر اپنی نیت صاف کر دیتے ہیں اگر جواب ہاں میں آئے تو ٹھیک ورنہ بغیر وقت ضائع کیے خاموشی سے کسی اور کے ساتھ زندگی بسا لیتے ہیں۔ وہ نہ سوال کرتے ہیں اور نہ شکایت بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس اپنی راہ بدل لیتے ہیں اور ہاں۔۔۔۔ وہ مکمل ایک لمبی چپ کے بعد بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وہ بھی سمجھدار ہی تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اتنا کہہ کر وہ پھر سے رونے لگی۔ بی جان بھی اس کے ساتھ رونے لگی۔ بی جان کو جتنی رابیل سے، محبت تھی شائدان کو کسی اور سے تھی۔ بی جان خود کو مضبوط کرتے ہوئے رابیل کو سنتی جا رہی تھی

بی جان آپکو پتہ ہے جب میں اس کے ساتھ تھی مجھے یقین تھا کہ وہ میرے ساتھ بہت وفادار ہے۔ مجھے کہیں نہ کہیں خود پر شک تھا کہ میں اپنی فیملی کی باتوں میں آکر کیا پتہ اس کے لیے

وفادر ثابت نہ ہوں۔ لیکن مجھے اس پر یقین تھا کہ وہ وفاداری نبھائے گا۔ جب بھی شادی کی بات ہوتی تھی تو وہ کہتا تھا کہ کرنی ہے تو تم سے ہی کرونگا نہیں تو کسی سے نہیں کرونگا۔ اور ایک دفعہ پتہ کیا ہوا بی جان!! وہ بی جان کو مخاطب کر کے بولی۔

کیا۔ بی جان اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔

ایک دفعہ اس نے کہا کہ ہماری شادی اگر ایک دوسرے کے ساتھ نہ ہوئی اور دونوں میں سے جس کی شادی پہلے ہو گی سمجھ لیناوہ بے وفا ہو گا اور سات سال سمجھ لینا اس نے بے وفائی کے لیے ہی رشتہ نبھایا۔

اور میں دل ہی دل میں خاموش اور شرمندہ ہو رہی تھی کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ میں بے وفا ثابت ہو جاؤنگی۔

اور اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بی جان اتنا کہہ کر وہ رونے لگی۔

اب بی جان آپ بتائیں کون بے وفا نکلا۔ رابیل روتے ہوئے پوچھ رہی تھی بی جان سے۔

بی جان میں ہار گئی۔یا محبت میری قسمت میں نہیں۔اس نے میرے ہوتے ہوئے بھی کسی اور کو اپنی نظر میں رکھا مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا بی جان۔وہ شادی کر لیتا تو کیا پتہ اتنا دکھ نہ ہوتا لیکن پسند کی شادی کرنا میں اس سچ کو کیسے حقیقت مان لوں بی جان۔میرے لیے دعا کریں۔دعا کرے کے مجھے صبر آجائے۔نہیں تو میں اندر ہی اندر سے مر جاؤ ں گی بی جان۔وہ بی جان کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے بولی۔

رابیل اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے میری بچی۔تم صبر کرو بس۔

بی جان آپکو پتہ ہے میں اس رشتے کو سات سال کا کیوں کہتی تھی؟؟

کیونکہ میرے لیے رشتہ صرف ساتھ جینے کا نام نہیں،یہ ان لمحوں کا بھی حساب ہے جو میں نے اس کے بغیر جیے۔

جہاں سانس تو چلتی رہی، مگر زندگی کہیں اس کے نام پر ٹھہر سی گئی تھی۔

ہاں اس سے بچھڑے آج پورے تین برس بیت چکے ہیں لیکن اس کے ساتھ بِتائے وہ چار سال۔۔۔۔

وہ چار سال میرے دل کی دھڑکنوں میں آج بھی زندہ ہیں۔

یہ سات سال کا تعلق میری یادوں میں،

میرے خوابوں میں،

میرے سجدوں میں،

خاموشی سے سانس لیتا رہا۔

آج جب اس کی شادی کی خبر سنی تو جیسے دل کی ایک کونے نے آہستہ سے کہا، اب اور مت گن

اب میرا حق ختم

اب وہ اس کی حقیقت ہے جس سے اس کی شادی ہوئی۔

ورنہ سچ تو یہ ہے بی جان

اگر اس کی شادی کی خبر نہ آتی

تو میں اگلے سات سال اور کیا پتہ پوری زندگی اس کے نام کرتی رہتی۔

اس کے بغیر اس کے ساتھ رہنے کا یہ فریب مجھے کبھی تھکنے نہیں دیتا

وہ تو کب کا رخصت ہو گیا۔ لیکن، لیکن میرا دل آج بھی وہیں کھڑا ہے جہاں اس نے آخری بار پلٹ کر دیکھا بھی نہیں تھا۔

اتنا کہنے کے بعد رابیل بس روتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی۔

بی جان میں اس کے لیے اپنے ماں باپ سے لڑی آپ لوگ مجھے سمجھاتے رہے کہ وہ لوگ اچھے نہیں لیکن میں پھر بھی اس کے لیے لڑتی رہی۔ اس نے صرف ایک دفعہ رشتہ بھیجا اور دوسری دفعہ اس نے کوشش تک نہیں کی کہ میں کہاں ہوں کس حال میں ہوں۔ بی جان محبت کی شادی میں کیا ایک دفعہ ہی رشتہ بھیجتے اور اگر انکار ہوتا محبت ترک کر دیتے ہیں بی جان؟؟؟ کیا دوسری تیسری دفعہ یا تب تک کوشش نہیں کرتے جب تک ہاں نہ

ہو جائے۔ اگر محبت ایسی ہوتی ہے تو مجھے پھر ہمیشہ محبت سے نفرت رہے گی بی جان۔ اب کی بار میں دوبارہ محبت کی کبھی غلطی نہیں کرونگی۔

اس نے تو شادی کرنے سے پہلے میرے سے آخری بار بھی نہیں پوچھا کہ ایک آخری دفعہ میں رشتہ بھیج کر کوشش کرنا چاہتا۔ اس نے میرا بھرم تک نہیں رکھا بی جان۔

میں کیوں حرام تعلق بنایا بی جان۔ جب اللہ تعالیٰ نے حرام تعلق سے منع کیا تو پھر میں کیوں بھٹکی کیوں گمراہ ہوئی۔

وہ روتے ہوئے بولتی جا رہی تھی بس۔

بی جان!

"محبت تو وہ ہے جو شروع میں جیسی بھی ہو لیکن وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے، وقت کے ساتھ ساتھ جو کم ہو وہ محبت تو نہیں ہوتی"

بی جان کچھ دنوں پہلے میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کے تللے منتیں کروں کہ جو بھی ہو بس مجھے اپنالے مجھے اس کے بغیر نہیں رہنا۔ مگر پھر میں نے سوچا۔۔

"اگر اس کے دل میں میرے لیے جگہ ہی نہیں تو میرے لفظوں کی کیا قیمت؟ ایسے شخص کے سامنے دل کی باتیں کرنا یا اپنی چاہت کا اظہار کرنا سب فضول ہے"

" "کیونکہ جب دل ہی سننے کو تیار نہ ہو تو کوئی وعدہ کوئی بات معنی نہیں رکھتی

"بی جان! پتہ ہے، محبت میں اکثر الہام ہوتے ہیں"...

"بی جان، اُس دن جب میں نے اُس کے چہرے کو دیکھا تو دل بے ساختہ بولا، یہ وہ لمحہ ہے جو سب کچھ بدل دے گا۔

جب اُس نے رشتہ بھیجا اور پہلی بار انکار ہوا، تو میں نے سمجھا وہ دوبارہ ضرور آئے گا... کیونکہ اُس نے مجھ سے پوری زندگی کا وعدہ کیا تھا۔

میں امیدوں کا دیا جلائے اُس کے لوٹنے کا انتظار کرتی رہی... مگر وہ کسی اور کی تلاش میں نکل چکا تھا۔

پھر ایک دن، میں نے اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر اُس سے بات کرنے کی کوشش کی۔

مگر اُس کے لہجے کا سرد پن، آنکھوں کی اجنبیت، اور رویے کی دوری نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

تب مجھے پہلی بار محسوس ہوا کہ شاید محبت میں واقعی الہام ہوتے ہیں۔

میرا دل چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اب اُس کے دل میں میرے لیے کوئی جگہ باقی نہیں۔

حالانکہ اُس نے بار بار کہا تھا کہ میں اُس کی پہلی اور آخری محبت ہوں۔

حالانکہ اُس نے کتنے جھوٹے وعدے کیے تھے

تبھی مجھے اُس کی بیوفائی کا الہام ہو چکا تھا۔

اور آج جب اُس کی پسند کی شادی کی خبر سنی... تو میں بس خود کو تسلی دے رہی تھی

کہ شاید وہ ایسا نہیں،شاید سب کچھ ویسا نہیں جیسا دکھتا ہے

مگر سچ تو یہ ہے،بی جان

الہام تو کب کا ہو چکا تھا۔"

)وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

بی جان میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ میرا کوئی ماضی ہو۔ ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ میرا دل،میری سوچ میرا وجود سب کچھ صرف میرے شوہر کے لیے ہو،بلکل پاک اور خالص،جب بھی میں کسی اور کے ماضی کے بارے میں سنتی تھی تو دل میں ایک سوال اٹھتا تھا کہ نکاح کے بغیر محبت کیسے ممکن ہے؟

لیکن تقدیر نے میرے ارادوں کا امتحان لیا جس سے دور رہنے کی ہر ممکن کوشش کی وہی میرے قریب آتا گیا۔اس نے مجھے اپنے الفاظ،اپنے یقین اور اپنی چاہت سے اس حد تک قائل کر لیا کہ دل ماننے لگا۔میں نے اس کو کبھی اپنے قریب نہیں آنے

دیا۔ جسمانی طور پر میں آج بھی ویسی ہی پاکیزہ ہوں جیسی ہمیشہ رہنا چاہتی تھی۔ مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے ایک لمبی سانس بھری

مگر دل پر ایک داغ سا لگ گیا ہے۔ جو مجھے اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔

آج جب میں اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں سوچتی ہوں تو ں شرمندگی سے نظریں جھک جاتی ہیں۔ میں نے تو ہمیشہ چاہا تھا کہ میں اس کے لیے ایک ایسی شریکِ حیات بنوں جس کے ماضی پر کوئی سایہ نہ ہو، لیکن اب دل پر ایک ماضی کی مہر لگ چکی ہے اور یہی خیال مجھے توڑ رہا ہے

میں شرمندہ ہوں خود سے، اپنے رب سے اور اس انسان سے جو

میرا شوہر بنے میں نے تو چاہا تھا کہ میں اس کے لیے بے داغ ماضی رکھوں،

ایسی شریکِ حیات بنوں جس کی یادوں میں کوئی اور سایہ نہ ہو، مگر

اب جب دل پر ماضی کی ایک خاموش مہر لگ چکی ہے تو یہ سوال ستاتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس کا سامنا کیسے کروں گی؟؟ کیسے اپنے آپ کو اس کے لائق سمجھوں گی۔ میں نے کوئی حد پار نہیں کی۔ خود کو بچا کر رکھا مگر۔۔۔۔۔

کبھی کبھی دل کی لغزش بھی روح کو گہرا زخم دے جاتی ہے اور یہی زخم آج میری سب سے بڑی کمزروی ہے

اگر یہ واقعی ہی محبت تھی تو آج میرا دل صرف پچھتاوے سے بھرا ہے۔ اور اگر محبت نہیں تھی تو یہ سوچ کر دل کو گہرا دکھ ہوتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی کا قیمتی وقت کیوں ضائع کیا جو کبھی واپس نہیں آئیگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(********)

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842